گذارش ہے کہ جب سے دوبارہ لکھنا شروع کیا ہے "مواد" کا پابند ہو گیا ہوں۔ پہلے کی طرح طبیعت پر جبر کر کے نہیں لکھتا۔ معالج کا مشورہ بھی یہی تھا کہ فی الحال کچھ دنوں تک مواد ہی کے پابند رہئے۔ آہستہ آہستہ معمول پر آ جانا مناسب ہوگا۔ لہٰذا اسی ہدایت پر عمل کر رہا ہوں۔ توقع ہے جلد ہی اس قابل ہو جاؤں گا کہ پڑھنے والوں کو کسی شکایت کا موقع نہ ملے۔

جونک کی واپسی ایک مکمل کہانی ہے...... یہ اور بات ہے کہ اصل مجرم کا کوئی کچھ نہ بگاڑ سکا ہو۔ ایسا بھی ہوتا ہے...... لیکن بعض پڑھنے والے تو یہی کہتے ہیں "کیا ہوا...... کچھ بھی تو نہیں؟ آخر میں کہانی پھس ہو کر رہ گئی۔"

اب انہیں کون سمجھائے بھائی بعض کہانیاں ایسی بھی ہوتی ہیں جن کا مزاج بہت زیادہ دھول دھپے کا متحمل نہیں ہو سکتا اور نہ ان کا اختتام ہی ڈرامائی انداز اختیار کر سکتا ہے۔ لیکن وہ تو کہتے ہیں "فلاں ناول جیسا تھا...... ویسا یہ کیوں نہیں ہے؟"

یہ تو بڑی اچھی بات ہوئی کہ یہ اس سے مختلف ہے۔ ورنہ آپ ہی "بور بور" کا نعرہ بلند کرنے لگتے۔ میں خود ہی کوشش کرتا ہوں کہ کہانیوں پر ٹریٹمنٹ میں مماثلت نہ ہونے پائے۔

ابن صفی

* * *

جولیانا فٹز واٹر نے آنکھیں بند کر لیں۔ وہ مردود کرنل اسے اب بھی گھورے جا رہا تھا۔ اس کا قد [illegible] کچھ کم تر [illegible] تھا۔ [illegible] کرنل۔ آنکھوں اور ناک کی بناوٹ ایسی ہی تھی جیسی عام طور پر جاپانیوں کی ہوتی ہے۔ عمر چالیس اور پچاس کے درمیان رہی ہوگی۔ جسم پر [illegible] کا [illegible] تھا۔

کرنل [illegible] نظر کیوں نہ ہو جولیا کو پسند نہیں آتا تھا۔ کچھ دیر بعد اسے اس پر غصہ آنے لگا۔ گھورے ہی چلا جا رہا ہے۔ کمینہ کتا! اس نے سوچا...... اور یکلخت اس کی طرف مڑ گئی۔ وہ کچھ اس طرح سمجھا جیسے ایکا ایک کسی قسم [illegible]۔

اب جولیا اسے خونخوار نظروں سے گھور رہی تھی اور وہ آنکھیں چرا رہا تھا۔

اس وقت وکٹوریہ کے بیرونی [illegible] کا یہ [illegible] زیادہ آباد نہیں تھا۔ کئی میزیں خالی تھیں۔ جولیا اتفاقاً ہی چائے پینے یہاں چلی آئی تھی۔ ورنہ اسے ایسی بھوکی آنکھوں سے وحشت ہی ہوتی تھی جہاں وہ عام طور پر دوسروں کی توجہ کا مرکز بن سکے۔

اب تو کرنل نے حقیقتاً شرم کر سر جھکا لیا تھا...... جولیا نے جوس تو کافی [illegible] ویسے بھی یہاں دیر تک بیٹھنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا۔

باہر آکر اپنی چھوٹی سی [illegible] میں بیٹھی اور ایک طرف چل پڑی۔

وہ ایک خوشگوار شام تھی۔ گرمیوں کی بوندا باندی کے بعد مطلع صاف ہو گیا تھا اور سردی بھی

غیر معمولی نہیں تھی۔ جولیا کو خیال تھا کہ کچھ وقت کھلی فضا میں گزارے گی۔ کچھ دیر بعد اسے یاد آیا کہ اسے کاسمیٹکس بھی خریدنی ہیں۔

ایک جنرل اسٹور کے سامنے گاڑی روک دی۔ ضرورت کی چیزیں خریدیں اور پھر کاؤنٹر کی طرف واپس آرہی تھی کہ دفعتاً ایک جانب نظر اٹھ گئی اور سب سے پہلے اسی [illegible] کی شکل دکھائی دی وہ [illegible] تک اسے گھور رہا تھا۔

[illegible] تھی اور [illegible] تھا۔ [illegible] جولیا کی [illegible] سے نظر چار کرکے [illegible] کی تھی۔

جولیا نے لاپروائی سے شانوں کو جنبش دی اور اپنی گاڑی میں آ بیٹھی۔ لیکن اب اس نے گھر جانے کا ارادہ ملتوی کر دیا تھا۔

گاڑی اسٹارٹ کرکے تھوڑی دور تک چلی پھر ایک گلی میں مڑ گئی۔ عقب نما آئینے میں [illegible] کی شیورلیٹ صاف نظر آرہی تھی۔

وہ گلیوں میں بھی اس کی [illegible] کے پیچھے لگی رہی۔ دوسری سڑک کے کنارے ایک پارک تھا۔ جولیا نے وہیں اپنی گاڑی روک دی اور پیچھے مڑ کر دیکھا۔ پارک زیادہ [illegible] نہیں تھا۔ متعدد بنچیں خالی نظر آرہی تھیں۔

[illegible] کا عمل غیر ضروری تھا۔ جولیا کے ذہن میں کوئی اسکیم نہیں تھی۔ [illegible] کے خلاف اس کے [illegible] تھی [illegible] سوچ رہی تھی کہ [illegible] اس کی [illegible] کیا چاہتا ہے۔

وہ گاڑی مقفل کرکے پارک میں داخل ہو گئی۔ کئی جوڑے [illegible] درختوں کے نیچے [illegible] پر لوگ آرام بھی کر رہے تھے۔

جولیا کو کسی [illegible] کی تلاش تھی۔ چلتے چلتے وہ [illegible] میں آگئی اور کنکھیوں سے عقب کا جائزہ بھی لے رہی تھی۔

تعاقب کرنے والا بھی پارک میں داخل ہوا تھا۔ [illegible] جولیا [illegible] بیٹھا [illegible] آخر وہ کہنا کیا چاہتا ہے؟

وہ تیزی سے ایک خالی بنچ کی طرف بڑھ گئی۔

"محترمہ معاف فرمایئے گا۔" [illegible] کھڑے ہونے والے [illegible] بنچ کے سامنے کھڑا تھا لیکن اس کے چہرے پر [illegible] طاری تھی [illegible] معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ [illegible]

کیا آپ اس رویے پر پشیمان ہیں۔

"کیا بات ہے؟" جولیا بولی۔

"جی [illegible] ایک سوال؟" [illegible] "شاید آپ کا ہے؟"

"تم کون ہو۔ تعارف حاصل کرنے کا یہ طریقہ بہت پرانا ہے۔" جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

"آپ غلط سمجھیں محترمہ...!" اس نے خفیف سی سانس لے کر کہا۔ [illegible] تھی اور اس کی آنکھوں میں [illegible] کی سی [illegible] تھی۔

"نہیں یہ میری سمجھ ہے۔" جولیا غصہ ظاہر کرتی ہوئی بولی۔

"میں نہیں سمجھ سکا کہ لوگ مجھے [illegible] کیوں سمجھتے ہیں۔" وہ اس طرح بڑبڑایا جیسے خود سے مخاطب ہو۔

جولیا دوسری طرف مڑ گئی تھی۔ بنچ کے قریب پہنچ کر اس کی طرف دیکھے بغیر بیٹھ گئی۔ لیکن وہ اب بھی وہیں کھڑا تھا [illegible] جولیا سے [illegible] تھی۔

جولیا نے اسے دیکھا، مسکراہٹ [illegible] میں دبا لی۔

تھوڑی دیر بعد وہ آگے بڑھا اور نظریں جھکائے ہوئے بولا۔

"کیا آپ مجھے معاف کر دیں گی۔ [illegible] غلطی ہوئی۔ مجھے [illegible] جانا چاہیے تھا۔"

"تو آپ [illegible]" جولیا [illegible] کر بولی۔

اس نے [illegible] سے [illegible] "میں [illegible] ہوں [illegible] بھی مجھے [illegible]"

"[illegible]" جولیا نے [illegible] کہا۔

"میں [illegible] کی تلاش میں ہوں۔"

"تعجب ہے کہ ابھی تک تلاش ہی میں ہو۔ حالانکہ تمہارے ملک کی [illegible] بہت مشہور ہے۔"

"میں نہیں جانتا کہ آپ شوق سے [illegible]" وہ بنچ کے سرے پر [illegible] بیٹھ گیا۔

جولیا نے دوسری طرف منہ پھیر لیا۔ لیکن محسوس کر رہی تھی کہ وہ اب بھی [illegible] ہے۔ کچھ دیر بعد اس نے [illegible] کر کہا۔ "میرا خیال ہے کہ آپ نے میرے متعلق کوئی غلط رائے قائم کی ہوگی۔"

"[illegible]" جولیا جھلا کر بولی۔ "تمہارا [illegible] تو نہیں خراب ہو گیا۔ تم ہو کیا بلا؟"

میں معافی چاہتا ہوں اگر میری زبان سے کوئی نامناسب بات نکل گئی ہو۔"

"میں کہتی ہوں چلے جاؤ یہاں سے ...... ورنہ ......" جولیا اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"محترمہ ...... سنیے ...... ارے سنیے ......" دفعتاً پشت سے آواز آئی ...... جولیا تیر کی طرح دروازے کی جانب مڑ گئی۔ کرسی کی پشت کے پیچھے ایک دوسرا آدمی نظر آیا۔ وہ ایک لمبا تڑنگا آدمی تھا۔ دوسرے ہی لمحے میں وہ کافی اونچی میز کو پھلانگ کر اس کے قریب پہنچ گیا تھا۔ وہ [illegible] نہیں ہو سکتا تھا۔ اس کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی اور چمکیلی تھیں۔ لباس سے اچھی حیثیت کا آدمی نہیں معلوم ہوتا تھا۔

"میں سمجھا تھا آپ انہیں تمیز سے پیش آئیں گی۔" اس نے جولیا سے کہا۔

نہ جانے کیوں جولیا اس کی آمد پر بوکھلا سی گئی تھی۔

"تم ...... تم یہاں کیوں؟" دوسرے جیکی نے [illegible] لہجے میں کہا۔

"آپ تو ناحق ہوئے جا رہے ہیں۔" دبلے جیکی نے شرارت آمیز مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ پھر جولیا سے بولا۔ "آپ برا خیال نہ کیجیے محترمہ ...... یہ میرے دوست مسٹر [illegible] ہیں۔ خوبصورت خواتین کو دیکھ کر بدحواس ہو جاتے ہیں۔"

"میں نہیں سمجھ سکتی کہ تم لوگ کیا چاہتے ہو۔ آخر اس کا مقصد کیا ہے؟"

"کیا مقصد ہے ......" دبلا جیکی اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا مسکرایا اور [illegible] بھی اس [illegible] کوئی [illegible] تھا۔

"میں کسی کو بھی مدعو کر سکتی ہوں۔" جولیا غرائی۔

"ارے نہیں ......" دبلے جیکی نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔ "آپ خواہ مخواہ [illegible] پولیس کو کیوں تکلیف دیں گی۔"

"تم ٹھہرو ......" جولیا نے [illegible] کہا۔

"ہاں تو میں یہ عرض کر رہا تھا۔" دبلے جیکی نے جولیا کو پھر مخاطب کیا۔ "میرے دوست مسٹر [illegible] کی ذہنی حالت ٹھیک نہیں ہے۔ [illegible] مجھے [illegible] آپ کے پیچھے [illegible] ہیں ...... [illegible] آپ کے پیچھے [illegible] کہ آپ سے ایک جانے کی کوشش کرتے۔"

"تم [illegible] ......" [illegible]

اور جولیا تیزی سے سڑک کی طرف مڑ گئی۔ [illegible] کانپ رہی تھی۔ سمجھ میں نہیں آتا

تھا کہ اسے کیا کرنا چاہیے۔

اس بھوت کے ہاتھ میں اپنی کار تک پہنچی، دروازہ کھولا اور اندر بیٹھ کر انجن اسٹارٹ کر دیا۔ وہ جیکی تیز رفتاری سے اس کی جانب بھاگا آ رہا تھا۔

"محترمہ ...... محترمہ ......" اس نے قریب پہنچ کر ہانپتی آواز میں کہا۔ "میں پھر عرض کروں گا کہ وہ خطرناک قسم کے پاگل نہیں ہیں۔"

"چلے جاؤ ...... ورنہ [illegible] گی ......"

"ٹھیک ...... ٹھیک ......" وہ جلدی سے بات کاٹ کر بولا۔ "ویسے یہ بھی عرض کر دوں کہ اگر میں [illegible] امداد [illegible] کر سکتا تو۔"

"تو کیا ہو ......" جولیا جھنجھلا کر [illegible] گاڑی سے نیچے اتر آئی۔

"وہ میری خواتین کو تو [illegible] کیسے ہیں ...... آپ کی [illegible]"

"میں کہتی ہوں دفع ہو جاؤ۔"

"وہ تو ہو ہی رہا ہوں۔ لیکن میں کہیں کا نہ رہوں گا۔ [illegible] امداد کے سلسلے میں ملازمت سے ضرور برطرف کر دیا جاؤں گا۔"

جولیا پھر گاڑی میں بیٹھ گئی۔ اس نے انجن بند نہیں کیا تھا۔ دوسرے ہی لمحے میں گاڑی چل پڑی۔ وہ اس بے ڈھنگے آدمی سے نہ جانے کیوں خائف ہو گئی تھی۔ پتہ نہیں کیا بات تھی اس کی شخصیت میں جو اس کے ذہن کے کسی تاریک گوشے کو جھنجوڑ کر رکھ دیتی تھی۔ وہ اس احساس کو کوئی معنی نہ دے سکی۔

کار تیزی سے دوڑتی رہی۔ [illegible] مرر میں پھر اس مسخرے جیکی کی [illegible] دکھائی دی۔

"کتے کا پلا ......" وہ دانت پیس کر بڑبڑائی۔

وہ جیکی اب بھی اس کا تعاقب کر رہا تھا۔ اس کی گاڑی زیادہ فاصلے پر بھی نہیں تھی۔

جولیا نے رفتار تیز کر دی۔ لیکن دونوں گاڑیوں کا فاصلہ طویل نہ ہو سکا۔ اس کے ساتھ ہی جیکی نے بھی رفتار بڑھا دی۔

جولیا کو اب جیکی کی کسی ہوش والی بات پر [illegible] تھی ...... مگر اس نے سوچا اگر [illegible] ٹھیک نہیں تو کہیں گاڑی ہی [illegible] نہ دے۔

* * *

[illegible]

[illegible]

اچانک اسے خیال آیا کہ مسعود گھر ہی ہو گا ۔۔۔ [illegible]

مسعود کے مکان کے سامنے پہنچ کر [illegible]

[illegible]

"[illegible]"

"[illegible] کر رہا ہے۔"

"کیوں ۔۔۔" مسعود [illegible]

"[illegible] ۔۔۔ ایک [illegible] سوال [illegible]"

"تب تو [illegible] بھی کیا ہو گا۔"

"مجھے یقین نہیں ۔۔۔"

"کیوں؟"

"[illegible] آدمی معلوم ہوتا ہے۔"

"اچھا [illegible] ۔۔۔ میں [illegible] ہوں۔"

[illegible]

[illegible]

[illegible] تشریف رکھئے [illegible]

[illegible] دونوں ہاتھوں میں [illegible]

[illegible] مسعود [illegible] کرسی پر [illegible]

[illegible]

"[illegible]" مسعود [illegible]

"[illegible] ۔۔۔ نہیں ۔۔۔" [illegible]

"[illegible] آنکھیں [illegible]"

[illegible]

"نہیں ۔۔۔ نہیں ۔۔۔" [illegible] آپ [illegible]

"[illegible] آپ"

"[illegible] آپ ۔۔۔" [illegible]

[illegible]

"اچھا جی ۔۔۔" مسعود [illegible]

"آپ نے بھی [illegible]"

"مسٹر [illegible] ۔۔۔ [illegible] آپ [illegible] ۔۔۔" مسعود بولا۔

"نہیں آپ ۔۔۔" [illegible]

"کبھی سو ...؟" مسعود نے جولیا سے کہا "بات کسی حد تک سنسنی خیز بھی ہے لیکن تمہیں [illegible] غور کرنا پڑے گا۔"

"میں جا رہی ہوں۔"

"مگر ... سنیں ...؟"

"خدا کے لئے میری بات سن لیجئے ...؟" جولین گڑگڑایا۔

"آج شاید [illegible] کے علاوہ کسی سے ملاقات ہو سکے گی۔"

"اچھا سنیں ... [illegible] ہے۔ [illegible] ساری بات تمہاری سمجھ میں آ جائے۔"

مسعود نے ہاتھ ہلا کر کہا "بیٹھ جاؤ۔"

جولیانا اسی طرح سامنے بیٹھ گئی۔

"مسز [illegible] کی والدہ ایک فرانسیسی خاتون تھیں۔" مسعود نے [illegible] ہوئے کہا "آپ [illegible] ... مسز [illegible] کا کہنا ہے کہ تمہاری شکل ان کی والدہ سے بہت ملتی ہے۔"

"[illegible]" کہا "[illegible] کر دوں۔" [illegible] ٹھیک ہی کیا تھا ... [illegible] پاگل ہے۔"

"غلام ... کون غلام ...؟" جولین نے حیرت سے کہا۔

"وہ مسٹر [illegible] ...؟" جولیانا [illegible] کھانے والی نظروں سے [illegible] بولی۔

"میں [illegible] وہ کون تھی؟"

"میں کیسے یقین کر لوں جب کہ تم نے اس کی [illegible] بھی نہیں کی تھی۔"

"مجھے شدت سے غصہ آ رہا تھا، جب مجھے شدت سے غصہ آتا ہے تو میں [illegible] کر رہ جاتا ہوں، زبان سے کچھ نہیں نکلتا۔"

"وہ کہہ رہا تھا کہ تم عورتوں کا پیچھا کرتے ہو [illegible] کہ تم پر [illegible] ہیں تو تم [illegible] کر جان چھڑا لیتے ہو۔"

"جھوٹا ہے وہ ... مردود ...؟" جولین [illegible] کر بولا۔ "میں کبھی عورتوں کا پیچھا نہیں کرتا ... کیا میں گدھا ہوں۔"

"پھر میرا تعاقب کیوں کر رہے تھے۔"

"آنکھوں نے [illegible]۔" جولین نے آہستہ سے شرمیلے لہجے میں کہا۔

جولیا نے سوچا [illegible] کا گدھا معلوم ہوتا ہے۔ چلو تھوڑی تفریح ہی سہی۔

"ہاں ...؟" اس نے [illegible] ہونٹ بھینچ کر کہا "اگر میں تمہاری ماں سے مشابہ ہوں تو پھر ؟"

"ٹھیک ... پھر ... میں کیا کہوں۔"

"کیوں ... کیا کہنا چاہتے ہو ...؟"

"یہی کہ میں آپ کو دیکھنا چاہتا ہوں ... کبھی کبھی؟"

جولیا تھوڑی دیر تک کچھ سوچتی رہی پھر بولی۔ "وہ مسٹر آذری کون تھا۔"

"یقین کیجئے میں نہیں جانتا۔"

"پھر ... یہی بات تمہارے [illegible] کر اس کے ذہن میں کیسے آئی ہو گی؟"

"میں خود بھی نہیں جانتا۔ یقین کیجئے [illegible] کون [illegible] تھا۔"

"ظاہر ہے کہ وہ [illegible] آپ کے پیچھے لگا ہوا ہو گا۔"

"پتہ نہیں۔"

"بہر حال مجھے تو اس پر ہنسی آ رہی ہے کہ تم مسٹر جولین جیسے آدمی کو پاگل سمجھتی تھیں۔" مسعود بول پڑا۔

کوئی کچھ نہ بولا۔ تھوڑی دیر بعد جولین نے جولیا سے کہا "کیا آپ مجھے اپنا فون نمبر دے سکیں گی۔"

"کیوں نہیں ... ضرور ضرور ...؟" جولیا سر ہلا کر بولی اور اسے نمبر لکھوا دیئے لیکن یہ عمران کے فون نمبر تھے۔

مسعود نے اسے گھور کر دیکھا لیکن کچھ بولا نہیں۔

جولین نے نمبر لکھ کر نوٹ بک جیب میں رکھی اور مسعود کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جولیا سے کہا "کیا یہ آپ کے ...؟"

"دوست ہیں ...؟" جولیا نے جلدی سے جملہ پورا کر دیا۔

"آپ یہاں تنہا تھیں۔"

"جی ...؟"

"تو ... وہ ...؟" اس کے چہرے پر مایوسی بکھر گئی۔

اب جولیا کے انداز میں بے تکلفی پیدا ہو گئی تھی اور وہ مسعود کو بتانے لگی تھی کہ سوئٹزرلینڈ میں گائیں کس طرح کھائی جاتی ہیں ... [illegible] جولین [illegible] اس دوران میں [illegible] سے پوچھ بیٹھی۔ "تمہاری [illegible] تھیں؟"

"تمہیں ... وہ ... [illegible] ... تم میرا خیال بہت رکھتی تھیں ...؟"

"مسعود رو پڑتی ہوں گی ...." سیمو ایا نے کہا اور پھر مسعود سے مخاطب ہو گئی۔ اب مریم اس کی مختلف [illegible] تیزی کی نوعیت زیادہ بہت تھی۔

چوہدری [illegible] کو ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے اس کے مستقبل کا انحصار ہی مریم [illegible] پر ہو۔

"میں تو مریم [illegible] کی طرف ایک ہی نظر سے واقف ہوں۔" مسعود نے کہا۔

"تو پھر؟"

"تو وہ کہانی ہوتی ہے۔" مسعود نے کہا اور شاید اس توقع پر چوہدری کی طرف دیکھا کہ [illegible] لیکن وہ تو [illegible] گدھے کی طرح [illegible] بیٹھا تھا۔

"اچھا .... اب چلتا ہوں بیٹے۔" سیمو ایا اٹھتی ہوئی بولی۔

"میں بھی چلوں۔" [illegible] پوچھا۔

"تم کہاں جاؤ گے۔"

"تمہارے گھر ...."

"[illegible] نہیں اب ہو گیا۔" سیمو پھر بھاگی۔

"سیمو اچھا میں اب نہیں کہوں گا .... برا مت ماننا ...؟"

"[illegible] تم میرے پیچھے آئے تو سڑک پر سے [illegible] کر دوں گی۔" سیمو ایا نے کہا اور پھر گلی چلی گئی۔ [illegible] کبھی [illegible] کر کہیں [illegible] نہیں کرتا .... لیکن وہ آہستہ سے [illegible] اس نے سوچا کہ چوہدری کو [illegible] چاہیے .... اس کی گاڑی کے پیچھے [illegible] چوہدری کی [illegible] نظر آئی۔ [illegible] ایک [illegible] پہنچ گئی۔ اس نے [illegible] مڑ کر آہستہ سے کی طرف دیکھے گی۔ چوہدری کو شاید مسعود نے روک لیا تھا۔

وہ [illegible] آگے [illegible] کی ایک [illegible] کے [illegible] ہاتھ رکھ کر بجلی سی تھی کہ [illegible] طرح [illegible] کر پیچھے [illegible] تک [illegible]

پچھلی [illegible] کے لیے ایک [illegible] کی [illegible] اس کی [illegible] دی گئی تھی۔

◆

[illegible]

[illegible] سے رومال نکال کر [illegible] کا پسینہ صاف کیا۔

[illegible] کے [illegible] لیکن [illegible] تھا کہ ایسے موقع بھی [illegible] جہاں [illegible] کا امکان ہو۔

اب وہ اپنی گاڑی کی طرف [illegible] پیچھے مڑ کر دیکھے [illegible] پھر [illegible] کس طرح گھر تک پہنچی تھی۔

وہ سوچ رہی تھی کہ اس [illegible] کے خلاف کوئی سازش کی گئی ہے [illegible] ایک [illegible] کے ساتھ؟

[illegible] اس نے مسعود کے نمبر ڈائل کیے .... جواب ملنے میں دیر نہیں لگی لیکن اس نے محسوس کیا جیسے مسعود کی آواز کانپ رہی ہو۔

"تم کہاں ہو؟" اس نے پوچھا۔

"گھر پر ....." سیمو ایا نے جواب دیا تھا۔

"تم نے کس مصیبت میں پھنسا دیا۔"

"کیوں کیا بات ہے۔"

"[illegible] نہیں [illegible] جا سکتی۔"

"پھر ...؟"

"میں کچھ دیر بعد وہیں آؤں گا ....." مسعود نے کہا اور پھر سلسلہ منقطع ہو گیا۔

[illegible] ریسیور کریڈل پر رکھ کر بیٹھی ہی تھی کہ گھنٹی بجی۔

اس نے ریسیور اٹھایا۔ دوسری طرف سے عمران کی آواز آئی۔

"میرا کیا قصور ہے [illegible] ....؟" [illegible] پوچھا تھا۔

"میں نہیں سمجھی تم کیا کہہ رہے ہو۔"

"تم [illegible] کو [illegible] کیا جا رہا ہے۔ [illegible] کی [illegible] تمہارا [illegible] میں [illegible] نمبر لے کر سلسلہ منقطع کر دیتا ہوں۔"

"[illegible] ....؟"

"تو پھر بھی تم ہی بتاؤ گی۔"

"[illegible]"

"[illegible] صاحب بھی [illegible] اگر تم یہاں آ جاؤ تو ....؟"

جولیا نے مزید کچھ کہے بغیر سلسلہ منقطع کر دیا۔

صفدر سے پہلے عمران وہاں پہنچا تھا۔ جولیا نے اُسے بتایا کہ پولیس ہیڈ کوارٹر سے اس کے لئے کیوں پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔

عمران سوچ میں پڑ گیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد بولا۔ "تو اس نے دوسرے قلی کو اپنا ملازم تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا۔"

"قطعی طور پر لاعلمی ظاہر کی تھی۔"

"کیا صفدر... اس لڑکی کو پہلے سے جانتا ہے۔"

"پتہ نہیں... میرا خیال ہے کہ صفدر تو اُسے جانتا تھا لیکن وہ صفدر سے واقف نہیں... اس کی گفتگو کے انداز سے یہی ظاہر ہو رہا تھا۔"

"لیکن تم نے اُسے میرے فون نمبر کہاں دیئے تھے!"

"شکریہ..." جولیا نے اپنی دانست سے [illegible] کو جھٹک دیا۔

عمران اُسے تشویش کن نظروں سے دیکھتا رہا۔ جولیا دوسری طرف دیکھ رہی تھی۔ پھر کچھ دیر بعد عمران نے کہا۔ "صفدر کو پھر فون کرو۔"

"کہہ دیا گیا تھا کہ وہ خود آئے گا۔"

"فون کرنے سے پتہ چل جائے گا کہ وہ گھر سے روانہ ہو چکا ہے یا نہیں۔"

جولیا نے صفدر کے نمبر ڈائیل کئے لیکن جواب نہ ملا۔ دوبارہ پھر ڈائیل کئے اور عمران کی طرف دیکھ کر نفی میں سر ہلایا۔

[illegible] بجی گئی۔ عمران نشست کے کمرے میں چلا گیا۔ اس کے چہرے پر اب بھی تشویش کے آثار تھے۔

کچھ دیر بعد کسی نے باہر سے گھنٹی بجائی۔ یہ صفدر ہی تھا۔

"اوہ... تو جناب پہلے ہی سے موجود ہیں۔" اس نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔ عمران کچھ نہ بولا۔ وہ اسے تیکھی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"کیا جولیا نے آپ کو بتایا...؟" اس نے عمران سے پوچھا۔

"اب تم بھی بیٹھو۔" عمران نے ٹھنڈی سانس لی۔ "پولیس تو ویسے ہی بور کر رہی ہے۔"

"مجھے پتہ ہے۔" صفدر ہنس پڑا۔ "جولیا نے اُسے آپ ہی کے نمبر لکھوائے تھے۔"

"تم کالاٹن کو کیسے جانتے ہو۔"

"میں یوں ہی اس سے کبھی متعارف نہیں ہوا۔ پہلے کہیں دیکھا تھا اور کسی نے اس کا نام بتایا تھا۔"

"کمرے میں لاش کس نے دریافت کی تھی۔"

"تو اسی نے... وہ بھٹکتا ہوا پھر میرے مکان میں گھس آیا تھا۔"

"پولیس کو کس نے اطلاع دی تھی۔"

"مجھے ہی دینی پڑی تھی... وہ تو بری طرح بدحواس تھا۔"

"پھر پولیس کے سامنے اس نے کیا بیان دیا۔"

"یہی کہ اس کی لاعلمی میں کسی نے وہ لاش اس کی کار میں ڈال دی تھی... ایک بڑا سا موٹی تھیلا بھی کار میں تھا۔ شاید لاش اسی میں بھر کر وہاں ڈالی گئی ہو گی۔"

"لاش کی شناخت ہو سکی تھی؟"

"نہیں... کالاٹن کے لئے اجنبی تھی۔"

"اب تم اپنی پوزیشن بتاؤ...؟"

"یہی کہ وہ ایک اجنبی کی حیثیت سے میرے گھر میں داخل ہوا تھا اس لئے میرے بیان میں جولیا کا نام آنا بھی ضروری ہو گیا... لیکن میں نے اس کے [illegible] سے لاعلمی ظاہر کی۔ بس یہ ظاہر کیا کہ [illegible] سے ملاقات ہوتی رہی تھی۔"

"بے حد احمقانہ کام کیا تم نے جو اس کے بعد بھی یہاں دوڑے چلے آئے۔ اگر انہوں نے تمہاری بھی نقل و حرکت کی نگرانی شروع کر دی تو...؟"

"مجھے توقع نہیں ہے کہ وہ اتنی جلدی کسی حتمی نتیجے پر پہنچ کر کوئی اقدام کر سکیں۔"

عمران کچھ دیر خاموش رہا۔ اتنے میں جولیا بھی واپس آ گئی۔ ہاتھوں پر چائے کی ٹرے سنبھالے ہوئی تھی۔

"کیپٹن فیاض تمہیں بھی جانتا ہے اور جولیا کو بھی۔" عمران نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ "جولیا کی رہائش گاہ سے لاعلمی ظاہر کر کے تم نے اچھا نہیں کیا اور پھر یہ کہ تم اُسے میرے فون نمبر بتا کر پہلے ہی مزید حماقت کا ثبوت دے چکے ہو۔"

جولیا خاموشی سے چائے انڈیلتی رہی۔

اب عمران تمسخر آمیز مسکراہٹ کے ساتھ اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"کیا پولیس نے آپ کو تنگ کیا تھا۔"

"کئی بار..." عمران ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔ "وہ جولیا کا نام لیتے تھے اور میں رانگ نمبر کہہ کر سلسلہ منقطع کر دیتا تھا... شاید اب کیپٹن فیاض میرے فلیٹ میں بیٹھا ہوا ہو گا۔"

[illegible]

[illegible]

"سوال یہ ہے کہ آپ نے تمہارا نمبر کہاں سے لیا"

"یہ سوال بھی تم اس سے کر سکتے ہو۔"

[illegible]

◆

[illegible]

ہو سکتی تھی۔ پھر ظاہر ہے ایسی صورت میں نہ صرف محکمہ سراغ رسانی بلکہ [illegible] کی حیرت مردوں کے لئے وہ سربستہ [illegible] ہو سکتا تھا۔

وہ چند لمحے تشویش کن نظروں سے فیاض کی طرف دیکھتا رہا پھر بولا۔ "یہ ممکن ہے کہ یہ کسی عورت کا کارنامہ ہو۔"

"اس لئے [illegible] بھی ہو سکتی ہے۔"

"تو کیا تم [illegible] کی ضرورت ہے۔" عمران [illegible]

"کیا مطلب..."

"وہ کسی چیز کے لئے کسی عورت کو قتل نہیں کر سکتی۔ میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں۔" عمران [illegible] نہیں کہ وہ قتل کسی چیز کے لئے ہوا ہو... کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ [illegible] کے لئے وہ [illegible] اس کی [illegible] میں ڈال دی گئی ہو۔"

"[illegible]" عمران اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔ [illegible] فیاض [illegible] جس طرح [illegible] عورتوں کے [illegible] بھی عام ہیں... اس کے لئے بھی عورتوں [illegible] جاتا ہے۔"

"[illegible] عورتیں آپ پسند کرتی ہیں۔" عمران نے پوچھا

"تم کیا کہنا چاہتے ہو۔" فیاض [illegible] جھنجھلا گیا۔

"میں [illegible] کسی عورت [illegible] کا مجاب تھا... [illegible] تسلیم کر لو کہ قتل [illegible] کی تلاش کرو۔ اگر کوئی عورت اسے قتل کرتی تو [illegible] کر دیتی۔"

"میں نے [illegible] کسی کے لئے [illegible] قتل کرنے والا [illegible] نہ صرف قتل [illegible] بھی پھنسانے کی کوشش کی ہو۔"

"میں یہی عرض کرنا چاہتا تھا ڈیئر کیپٹن فیاض کہ [illegible] کے پیچھے [illegible] اس معاملے میں کسی طرح بھی [illegible] نہ ہو سکے گی۔"

"[illegible] کے لئے [illegible] میں ضرور طلب کی جائے گی۔" فیاض اسے خونی نظروں سے گھورتا ہوا بولا۔ عمران نے سلیمان کو آواز دی۔

"جی صاحب!" سلیمان نے دروازے کی اوٹ سے سر نکال کر پوچھا۔

"صاحب کے لئے ایک گلاس ٹھنڈا پانی لاؤ۔"

سلیمان [illegible] سر کو جنبش دے کر چلا گیا اور فیاض عمران کو گھورتا ہوا بولا۔

"کسی دن [illegible] کی طرح پیش آؤں گا۔"

"آج بھی سوچ لیجئے۔"

"میں تم سے پوچھ رہا ہوں کہ [illegible]" فیاض [illegible] کر بولا۔

"[illegible] میرا [illegible] قلب کا مریض ہے۔" عمران نے [illegible] لہجے میں کہا۔

"میری بات کا جواب دو۔"

"[illegible] کے [illegible] جواب بھی [illegible] گے۔"

فیاض کی آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں [illegible] عمران کو گھور رہا تھا۔

سلیمان نے پانی کا گلاس لا کر نہایت ادب سے فیاض کے سامنے پیش کر دیا۔ لیکن [illegible] فیاض نے [illegible] سلیمان [illegible] بھی [illegible] میں طلب کرتا ہوں۔"

عمران کو کچھ کہنے کا موقع دیئے بغیر وہ باہر نکل گیا۔

سلیمان کبھی عمران کی طرف دیکھتا تھا، کبھی [illegible] گلاس کی طرف۔

"[illegible] کہاں ہے۔" عمران نے اس سے پوچھا

"کیا آپ کیپٹن صاحب کا [illegible]" سلیمان نے [illegible]

"[illegible]" عمران نے [illegible] لہجے میں کہا۔

"[illegible] مجھ پر [illegible] گے۔"

"[illegible] جاتا ہے۔" عمران [illegible]

سلیمان [illegible] کر اندر چلا گیا۔

[illegible] سے [illegible] اور عمران کے [illegible] سلیمان دروازے کی طرف جھپٹا۔

[illegible]

[illegible]

بولتی ہے جب اپنی گرہ سے کچھ خرچ کرنا پڑے۔"

"کیا آپ انہیں ایک شریف اور بااصول عورت سمجھتے ہیں۔"

"قطعی۔ قطعی۔" وہ سر ہلا کر بولا۔

"آپ اسے کب سے جانتے ہیں۔"

"بہت دنوں سے۔"

"کیا وہ یہاں بھی آئی ہے۔"

"جب میرے ستارے گردش میں ہوں تو ضرور آتی ہے۔"

"میں نہیں سمجھا۔"

"سمجھا تو میں بھی نہیں ہوں کہ اس کے آنے کی وجہ سے ستارے گردش میں آتے ہیں یا ستارے گردش میں ہوں تو وہ آتی ہے۔"

"یہ بات بھی میری سمجھ میں نہیں آسکی۔"

"پھر بتائیے، میں اس سلسلے میں کیا کر سکوں گا۔" عمران نے کہا اور فون کی گھنٹی کی آواز سن کر اچھل پڑا۔ جھپٹ کر ریسیور اٹھایا دوسری طرف جولیا تھی۔

"ہلو۔" عمران چہک کر بولا۔ "فرمائیے۔ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں۔"

"بکواس مت کرو۔ میری بات سنو۔" دوسری طرف سے آواز آئی۔

"جی۔" عمران نے حیرت سے کہا "ٹھیک۔ ٹھیک جناب۔ یہ جنرل اسٹور نہیں ہے۔ جنرل اسٹور نہیں ہے تو پھر میں مسور کی دال کا بھاؤ بھی نہیں بتا سکتا۔ جی ہاں۔ رانگ نمبر۔" اس نے سلسلہ منقطع کر کے ایک طویل سانس لی اور احمقانہ انداز میں ڈی آئی جی کی طرف دیکھنے لگا۔

◆

پھر عمران پیشانی پر شکنیں ڈالے منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑاتا ہوا ڈی آئی جی کی طرف مڑا۔

"کیا بات ہے۔" ڈی آئی جی نے پوچھا۔

"ایک بیگم صاحبہ مسور کی دال کے بھاؤ پوچھ رہی تھیں۔" عمران ناخوشگوار لہجے میں بولا۔ "میں تو تنگ آگیا ہوں اس ٹیلی فون سے۔ ہر وقت مصیبت بنا رہتا ہے۔"

"ہوں تو کسی نے آپ کو جنرل مرچنٹ سمجھ کر فون کیا تھا۔"

عمران کچھ نہ بولا۔ وہ منہ بنائے بیٹھا رہا۔ کچھ دیر خاموشی رہی پھر ڈی آئی جی بولا۔ "یہ لیڈی ظفر واٹر کیسے مزاج کی عورت ہے۔"

"مزاج تو جانتے ہی نہیں۔"

"میری سمجھ میں تو پراسرار سی تھی۔"

"میں آج تک اسے سمجھ ہی نہیں سکا۔" عمران ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔

پھر دو چار ادھر ادھر کی باتیں ہوئیں اور ڈی آئی جی اٹھ گیا۔

عمران گہری سوچ میں تھا۔ وہ اٹھ کر ان کے ساتھ دروازے تک بھی نہ گیا۔

تھوڑی دیر بعد اس نے لیڈی ظفر واٹر کے نمبر ڈائل کیے۔ فوراً ہی جواب ملا۔

عمران نے اس سے پوچھا کہ ابھی تک پولیس اس تک پہنچی یا نہیں۔ نفی میں جواب پا کر اس نے کہا۔ "کیپٹن فیاض اور سول پولیس سبھی کو تمہاری طرف سے تشویش لاحق ہو گئی ہے۔"

"تو پھر آنے دو۔ کیا تم نے انہیں میرا پتہ بتا دیا ہے۔" جولیا نے پوچھا۔

"نہ بتاتا تب بھی کوئی فرق نہ پڑتا کیونکہ فیاض تمہاری رہائش گاہ سے واقف ہے۔"

"اور کچھ؟"

"اور کچھ بھی نہیں۔ ویسے بہتر ہو گا کہ تم اس واقعہ کی اطلاع چیف کو بھی دے دو۔"

"مشورے کا شکریہ۔" دوسری طرف سے آواز آئی۔ لہجہ زہریلا تھا۔ عمران نے شکر گزار انداز میں سر ہلاتے ہوئے ریسیور رکھ دیا۔

کچھ دیر بعد اس نے جوزف کو آواز دی اور وہ کمرے میں داخل ہو کر "اٹینشن" ہو گیا۔ حسب معمول اس وقت بھی جسم پر فوجی وردی تھی اور دونوں جانب ہولسٹروں میں ریوالور بھی موجود تھے۔ اس کا معمول تھا جب تک جاگتا رہتا جسم سے وردی نہ اترتی اور مسلح بھی رہتا۔

"جوزف۔"

"یس باس۔"

"تمہیں کچھ یاد ہے۔ کرنل ڈیرنگ کا حبشی ملازم۔"

"یس باس۔"

"اسے کس نے اپنی ملازمت میں لیا تھا؟"

"مادام ثمی کا۔"

"[illegible] ہیں ہے"

[illegible]

"نہیں" [illegible] عمران [illegible]

"یہ خیال ہے [illegible]"

"میں اس سے [illegible] ہے"

[illegible] ہے

"کیا [illegible] کی [illegible]"

"عمران [illegible] جوزف [illegible]"

[illegible] سے تھوڑی دیر بعد [illegible] میں بھی [illegible]

[illegible] کی طرح [illegible]

[illegible] گاڑی میں بیٹھے عمران [illegible] جوزف [illegible]

تھا [illegible] عمران کے ساتھ [illegible] کی نظریں [illegible]

[illegible] جوزف کے [illegible] بیٹھ گئے ہوں

[illegible] گاڑی [illegible] ہاتھ سے [illegible]

[illegible]

"[illegible] عمران [illegible]"

[illegible] جوزف [illegible]

[illegible] نظریں [illegible]

[illegible] اس کی حالت [illegible]

[illegible] بہت [illegible] لگے [illegible]

"[illegible] معلوم کئے بغیر نہیں۔ [illegible]"

[illegible]

"کیا [illegible] نہیں تھی۔"

"نہیں [illegible] ساتھ [illegible] جوزف [illegible] گیا تھا

[illegible] عمران [illegible] آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

"مطلب کیا ہے؟"

"اس کے [illegible] نہیں کر [illegible] سے ہوا ہے"

[illegible] نہیں"

[illegible] عمران [illegible]

"نہیں [illegible] ہے"

[illegible] میں [illegible]

[illegible]

"[illegible] ہے"

"نہیں" عمران [illegible] کی [illegible]

[illegible] نہیں کرو گے تو [illegible]

[illegible] تمہارے خلاف [illegible] وقت [illegible]

◆

وہ یقینی طور پر وہی بے آواز پستول ہی تھا جس سے گوٹڈا کا کام تمام کیا گیا تھا جیسے ہی وہ دونوں باہر نکلے اندر سے [illegible] نے چیخنا شروع کر دیا۔

"پکڑو... پکڑو... بھاگ... ڈاکو... پولیس... قتل... پولیس..."

عمران نے سوچا اگر ایسی حالت میں پکڑا گیا تو بہت بری طرح گھسیٹے جائیں گے... اس نے جوزف کا ہاتھ پکڑا اور پچھلی گلی کی طرف دوڑ پڑا۔ غنیمت یہی تھا کہ باہر کوئی نظر نہیں آ رہا تھا ورنہ [illegible] کی [illegible] اگر وہ وقت پر نکل نہ جاتا تو عمران دونوں کا بچنا محال ہو تا۔

کار تیزی سے دوڑتی رہی۔ جوزف مڑ مڑ کر پیچھے دیکھتا جا رہا تھا

"کیا پیچھے کوئی گاڑی لگی ہے؟" عمران نے پوچھا۔

"نہیں باس!" جوزف گھبرائی ہوئی آواز میں بولا "لیکن یہ کیا ہوا باس!"

"بے آواز پستول!"

"ہم اس سے کیا پوچھنا چاہتے تھے؟"

"اچھا یہ تو بتاؤ" عمران نے کچھ کہنا چاہا لیکن پھر جملہ پورا کئے بغیر کسی سوچ میں پڑ گیا۔ جوزف بھی خاموشی اختیار کئے رہا۔

"تو کیا وہ سچ مچ قتل کر دی گئی؟" تھوڑی دیر بعد جوزف ہی اس سے سوال کر بیٹھا۔

"ہاں یہ درست ہے!" عمران نے آہستہ سے جواب دیا۔

"اگر یہ درست ہے تو پھر؟"

"تو پھر کیا؟"

"وہ ان دنوں ایک حبشی کے ساتھ بہت دیکھی جا رہی تھی۔"

"تم اس کے متعلق اتنا زیادہ کیسے جانتے ہو؟"

"میں گوٹڈا ہی کی تاک میں تھا باس! اس نے ساری بھی نظر رکھی جاتی تھی۔ وہ اس کا یار [illegible] ہی تو تھا"

"لیکن تم گوٹڈا کی تاک میں کیوں رہتے تھے؟"

"ہم دونوں میں سے صرف ایک ہی زندہ رہ سکتا تھا باس!"

"اوہو... لیکن کیوں؟"

[illegible] سب سے قسم کھائی تھی؟"

"سب میں یہ نہیں پوچھوں گا کہ تم نے کیوں قسم کھائی تھی" عمران نے [illegible] جوزف کچھ نہ بولا۔ وہ خالی خالی نظروں سے خلا میں گھورے جا رہا تھا۔

"کیا تم اس حبشی کو جانتے ہو جس کے ساتھ وہ دیکھی جاتی تھی؟" عمران نے کچھ دیر بعد پوچھا۔

"میں اس کا نام نہیں جانتا... صورت آشنا ہوں، بس اتنا ہی ہے۔"

"ہوں!" عمران نے طویل سانس لی۔ حبشی نے کاؤنٹ [illegible] کے متعلق بھی کچھ بتایا تھا [illegible] ہو سکتا ہے۔

"وہ کہاں رہتا ہے؟"

"میں یہ بھی نہیں جانتا!"

"تم نے اسے کہاں دیکھا تھا؟"

"زیادہ تر نکل ہوٹل میں!"

"اوہ... تو جناب عالی پیاسے کے ہوٹلوں میں نشست و برخاست رکھتے ہیں۔"

"ایسا کچھ میرا دوست ہے؟" جوزف جلدی سے بولا۔

"ہاں! اچھا اب تم فلیٹ میں نہیں رہو گے... میں تمہیں رانا تہور علی والی گلی میں اتار دوں گا۔"

"مجھے کب تک وہاں رہنا پڑے گا؟" جوزف نے ناخوش گوار لہجے میں پوچھا۔

"اور تم اپنی یہ ٹوپی اور وردی قطعی طور پر اتار دو گے۔" عمران نے اس کے سوال کو نظر انداز کر کے کہا۔

"میں نہیں سمجھ سکا!" جوزف برا سا منہ بنا کر بڑبڑایا۔

"تم سمجھنے کے لئے نہیں بلکہ صرف متحرک رہنے کے لئے پیدا ہوئے ہو۔" عمران نے کہا اور جوزف کے ہونٹ قطعی طور پر غیر متحرک ہو گئے۔

نکل ہوٹل بھی سیکرٹ سروس والوں کی کمین گاہوں میں سے ایک تھی۔ جوزف کو وہیں چھوڑ کر عمران آگے بڑھ گیا۔

انجل ہوٹل کی کمپاؤنڈ میں گاڑی روک کر وہ نیچے اترا... کاؤنٹر کلرک نے دور ہی سے سلام کیا تھا۔ وہ سیدھا اسی کی طرف چلا گیا۔

"[illegible] صاحب!" کلرک نے بڑی شائستگی سے پوچھا۔

"مادام [illegible] کس کمرے میں مقیم ہیں"

"مسٹر لاویوجین" کلرک کچھ سوچتا ہوا بولا "میرا خیال ہے کہ یہاں اس نام کا کوئی آدمی مقیم نہیں۔"

"آدھے [illegible] سے چھوٹے قد والے چینی۔ صاحب!"

"چینی۔ جی ہاں۔ ایک ایسا چینی یہاں ہے۔ لیکن اس کا نام لاویوجین نہیں ہے۔"

"ہو تو پھر میں نام بھول رہا ہوں شاید!" عمران متفکرانہ انداز میں اپنی پیشانی رگڑتا ہوا بولا۔

"ٹھہریئے۔ میں نام بتاتا ہوں۔" کلرک ایک رجسٹر اٹھا کر اس کے ورق الٹنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد بولا۔ "اس کا نام ہوگی ہے۔ کمرہ نمبر چھیاسی۔ یہ تیسری منزل کی چوتھی راہداری میں ہے۔"

"شکریہ۔ کب سے قیام ہے ان صاحب کا؟"

"تین ماہ سے۔"

"شکریہ!"

"کیا میں انہیں فون پر مطلع کر دوں کہ کوئی صاحب آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔"

"نہیں اس کی ضرورت نہیں۔ میں ویسے ہی مل لوں گا۔"

اب عمران اوپری منزل کے زینوں کی طرف جا رہا تھا۔

تیسری منزل کی چوتھی راہداری کے کمرہ نمبر چھیاسی کے سامنے پہنچ کر رکا۔ دروازہ کھٹکایا لیکن جواب نہ ملا۔ پھر متواتر دستک دیتا رہا۔

دروازہ مقفل نہیں تھا کیونکہ کنجی باہر ہی سے لگی ہوئی تھی۔ ہینڈل گھما کر دروازہ کھولا اور تیزی سے اندر داخل ہو کر دروازہ پھر بند کر دیا۔

ایک موٹا اور پستہ قد چینی سامنے صوفے پر پھیلا نظر آیا۔

"شاید تم اونگھ رہے ہو۔" عمران نے یہ آواز بلند انگریزی میں کہا۔

لیکن موٹے چینی نے اپنی جگہ سے جنبش بھی نہ کی۔

اب عمران نے غور سے دیکھا۔ موٹا چینی پلکیں جھپکائے بغیر ایک ہی سمت گھورے جا رہا تھا۔ جسم میں خفیف سی حرکت بھی نہیں تھی۔

وہ غیر فطری پن تھی اس کے انداز میں۔ عمران تیزی سے اس کے قریب آیا اور جھک کر اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔

پھر سیدھے کھڑے ہو کر ٹھنڈی سانس لی۔ موٹا چینی مر چکا تھا۔ لیکن یہ کون تھا؟ "اور

لاویوجین؟ ہو سکتا ہے یہ دونوں نام ایک ہی شخصیت سے متعلق ہوں۔ اس نے مڑ کر دروازے کی طرف دیکھا۔ پھر سوئچ آن کر کے کمرے کا بلب روشن کر دیا لیکن سوئچ کو ہاتھ لگاتے وقت اپنی انگلی پر رومال لپیٹنا نہیں بھولا تھا۔

جیب سے منی ایچر کیمرہ نکال کر لاش کی کئی تصویریں مختلف زاویوں سے لیں اور لائٹ بند کر کے کمرے سے باہر آ گیا۔

واپسی پر اس نے دروازے کے ہینڈل کو بھی رومال سے صاف کر دیا۔

وہ سوچ رہا تھا کہ اب اسے کیا کرنا چاہئے۔ لیکن اس کے علاوہ اور کوئی فیصلہ نہ کر سکا کہ کسی گمنام آدمی کی طرف سے فون پر پولیس کو اطلاع دے دے کہ رائل ہوٹل کے کمرہ نمبر چھیاسی میں ایک لاش موجود ہے۔

گونزالیز جو ہارام تنگ کا باڈی گارڈ تھا اس طرح مارا گیا اور وہ آدمی جس کے ساتھ وہ ان دونوں بہت دیکھا جاتا تھا بھی مر گیا تھا رائل ہوٹل کے کمرے میں مردہ پایا گیا۔ ریگی بار کا بار ٹنڈر بتا ہی چکا تھا کہ وہی دونوں گونزالیز کو قتل کر کے بھاگے ہیں اور رائل ہوٹل کا کلرک بھی پولیس کو اس آدمی کی کہانی ضرور سنائے گا جس نے موٹے کے متعلق نہ صرف پوچھ گچھ کی تھی بلکہ اس کے کمرے میں بھی گیا تھا۔

عمران سوچتا رہا اور کار شہر کی سڑکوں پر دوڑتی رہی۔ ایک جگہ گاڑی روک کر وہ پھر اترا۔ قریب ہی پبلک ٹیلی فون بوتھ تھا۔ وہاں سے پولیس ہیڈ کوارٹر سے رابطہ قائم کر کے رائل ہوٹل والی لاش کے متعلق اطلاع دی اور باہر نکل کر تیزی سے ایک طرف روانہ ہو گیا۔

وہ سوچ رہا تھا کہ اس سے حماقت ہوئی۔ بار سے جا کر غلطی کی۔ کسی [illegible] اور [illegible] کی تلاش کم از کم کیپٹن فیاض کے لئے تو آسان ہی ہو گی۔

اب اس کی گاڑی کا رخ دانش منزل کی طرف تھا۔

دانش منزل پہنچ کر اس نے سب سے پہلے بلیک زیرو کے سر ڈالنے کے لئے اسے دانش منزل پہنچنے کو کہا۔ پھر ڈارک روم میں جا کر منی ایچر کیمرہ سے فلم نکال کر ڈیولپ کی۔ اتنے میں بلیک زیرو بھی پہنچ گیا۔ دونوں کافی دیر تک آج کی وارداتوں کے متعلق گفتگو کرتے رہے لیکن کسی خاص نتیجے پر نہ پہنچ سکے۔

پھر یہ بلیک زیرو دوبارہ ڈارک روم میں نظر آیا۔ لاش کی تصاویر [illegible] اور تھیں خشک ہو جانے کے بعد انہیں جیب میں رکھتا ہوا باہر نکل آیا۔ بلیک زیرو کو پہلے ہی رخصت کر چکا تھا۔

اس نے فون پر صفدر کے نمبر ڈائل کیے اور اسے ٹپ ٹاپ نائٹ کلب میں آنے کو کہا۔ شام ہو چلی تھی۔ سڑکوں پر ٹریفک کا اژدحام تھا۔ ٹپ ٹاپ نائٹ کلب میں بھی خاصی رونق نظر آئی۔

کچھ دیر بعد صفدر بھی آ پہنچا۔ عمران نے ڈائننگ ہال میں بیٹھنا مناسب نہ سمجھا۔ صفدر کو ہال روم کی طرف لیتا چلا گیا۔

"کیپٹن فیاض کو آپ کی تلاش ہے۔" اس نے عمران سے کہا۔

"ہونی ہی چاہیے!"

"میرا خیال ہے کہ اس وقت بھی آپ کے فلیٹ میں اس کا آدمی آپ کا منتظر ہوگا۔"

"کوئی خاص بات!"

"رنگی بار میں کسی نے گولڈ کو قتل کر دیا۔ وہ گولڈ... شاید آپ کو یاد ہو کرنل ڈوبرنگ کا باڈی گارڈ تھا۔"

"تو پھر اس سلسلے میں میری تلاش کیا معنی رکھتی ہے۔"

"بار منیجر کے بیان کے مطابق اسی میز پر دو اور آدمی بھی موجود تھے۔ ان میں ایک نگرو تھا۔ فوجی یونیفارم میں۔ اور اس کے ہولسٹروں میں۔"

عمران نے جملہ پورا ہونے سے قبل ہی گولڈ کی لاش کی تصویر جیب سے نکال کر اس کے سامنے رکھتے ہوئے پوچھا "اسے پہچانتے ہو؟"

"نہیں۔" صفدر نے تھوڑی دیر تک ان کا جائزہ لیتے رہنے کے بعد کہا۔

"تو پھر کوئی چانس نہیں ہے؟"

"نہیں، قطعی نہیں۔" صفدر نے خود اعتمادی کے ساتھ کہا۔

* * *

عمران تھوڑی دیر تک کچھ سوچتا رہا پھر بولا "راکل ہوٹل کے کمرہ نمبر ... میں اس آدمی کی لاش موجود ہے معلوم کرو کہ پولیس وہاں پہنچی ہے یا نہیں اور اس آدمی سے متعلق جو کچھ بھی معلوم کر سکو وہ بھی حاصل کرو تمہارے چیف ایکس ٹو کے لیے کارآمد ہوگا۔ تم اس کے بارے میں ساری اطلاعات براہ راست ایکس ٹو کو دیتے رہو۔"

"کیا اس کا تعلق بھی جوئے سے وابستہ ہی ہے؟" صفدر نے پوچھا۔

"پتہ نہیں۔" عمران نے کچھ دیر خاموشی سے ایک جانب گھورتا رہا۔

"تو پھر اب میں جاؤں۔" صفدر نے پوچھا۔

"جاؤ! ہوٹل کے رجسٹر میں اس کا نام لوٹی درج ہے۔"

صفدر کو رخصت کرکے وہ پھر ڈائننگ ہال میں واپس آگیا۔ یہاں کی رونق کچھ اور بڑھ گئی تھی لیکن عمران نے تو بوریت ہی محسوس کی کیونکہ ہال میں داخل ہوتے ہی کیپٹن فیاض پر نظر پڑی تھی۔ اس نے بھی شناسائی دیکھ کر ہی ہاتھ ہلایا تھا۔ وہ طوعاً و کرہاً اس کی میز کی طرف بڑھا۔

"مجھے توقع تھی کہ تم سے یہیں ملاقات ہوگی۔" فیاض بولا۔

عمران بے دلی سے سر ہلا کر اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

فیاض معنی خیز انداز میں اس کی آنکھوں میں دیکھتا رہا، برخلاف عمران نے بھی آنکھیں چرانے کی کوشش نہیں کی۔

کچھ دیر بعد فیاض مسکرا کر بولا۔ "میں رنگی بار کے بار منیجر اور راکل ہوٹل کے کاؤنٹر کلرک سے مل چکا ہوں۔"

"بڑی خوشی کی بات ہے۔ لیکن یہ جملہ قطعاً کسی کہانی کا طویل عنوان۔"

"مطلب کہاں ہے؟"

"کیا تم بھی بور کرو گے۔ شاعری اس کی سمجھ میں نہیں آئی۔"

"کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ تم دونوں گولڈ سے کیوں ملے تھے۔"

"کیا تم اس کی وجہ جانتے ہو گے۔"

"جو میں پوچھ رہا ہوں اس کا جواب دو۔"

"میں پابند تو نہیں ہوں سوپر فیاض۔"

"تم پابند ہو۔" وہ آگے جھک کر اس کی آنکھوں میں گھورتا ہوا غرایا۔ "یہ میں ایک ذمہ دار آفیسر کی حیثیت سے پوچھ رہا ہوں۔"

"میں ایک غیر ذمہ دار شہری ہونے کے علاوہ کنوارا بھی ہوں۔" عمران ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔ "تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ میں کوئی بال بچے دار آدمی تو ہوں نہیں کہ تم جیسے افسروں کی لال پیلی آنکھیں دیکھ کر بور ہوتا پھروں گا۔"

"تمہیں میرے سوالات کا جواب دینا ہی پڑے گا۔" فیاض میز پر ہاتھ مار کر بولا۔

"بیٹھ جاؤ۔" عمران مردہ سی آواز میں بولا

"تم رنگی بار میں کیوں گئے تھے؟"

"کسی بار میں لوگ کیوں جاتے ہیں۔"

"تم اس کے لئے ہرگز نہ گئے ہو گے۔ میں جانتا ہوں کہ تم نہیں پیتے۔"

"پچھلے ہفتے سے پینے لگا ہوں۔" عمران سر ہلا کر بولا۔

"تم دونوں پر گولڈ ڈاکے قتل کا الزام ہے اس لئے سنجیدگی سے گفتگو کرو۔"

"کیا اسے بھی کسی نے قتل کر دیا۔" عمران چونک کر بولا۔ "تاسی! ابھی ریکنگ کی تھی۔"

"ہوں۔" فیاض غرایا

"تب تو معاملات گہرے معلوم ہوتے ہیں۔"

"کیسے معاملات؟"

"وہ مادام نشی کا باڈی گارڈ تھا۔"

"کیا مطلب؟" فیاض اچھل پڑا۔

"بالکل ویسے ہی سوپر فیاض۔ وہ مادام نشی کا باڈی گارڈ تھا۔"

"میرے لئے بالکل نئی اطلاع ہے۔" فیاض کسی گہری سوچ میں پڑ گیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد بولا۔ "تو تمہیں اس کا اعتراف ہے کہ تم اور جوزف اس سے رنگی بار میں ملے تھے۔"

عمران نے سوچا کہ وہ اس کی شناخت کے لئے رنگی بار کے بار ٹنڈر کو بھی طلب کر سکتا ہے اس لئے اب سچی بات کہہ دینے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں۔

"ہاں ہم اس سے ملے تھے لیکن قبل اس کے کہ وہ کچھ بتاتا کسی بے آواز ریوالور کی گولی اسے چاٹ گئی۔"

فیاض اس کی آنکھوں میں گھورتا رہا لیکن اس کے خاموش ہو جانے پر کافی دیر تک اس نے کوئی نیا سوال نہیں کیا۔ عمران تھوڑے توقف کے بعد خود ہی بولا۔ "ظاہر ہے کہ مجھے اور جوزف کو بھی بھاگنا ہی پڑا ہوگا؟ کیونکہ اس وقت وہاں بار ٹنڈر کے علاوہ کوئی چوتھا آدمی نہیں تھا اور پھر وہی ہوا جس کا خدشہ تھا۔ بار ٹنڈر ہمیں ہی قاتل سمجھ کر شور مچانے لگا تھا۔"

"خیر خیر لیکن رنگیل ہوٹل میں کیوں گئے تھے؟"

"کاوچن کی تلاش میں۔ میں نے اسے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ کسی سے سنا کہ مادام نشی کا پچھلے دنوں کسی سونے سے پتہ چلا [illegible] تو [illegible] بھی جاری تھی۔ رنگیل ہوٹل میں مقیم

میں سمجھا کاوچن ہوگا کیونکہ اس کا حلیہ بھی یہی بتاتا تھا۔ لیکن وہ خود ہی [illegible]

"شاید تم اس کی موت کے اسباب پر بھی روشنی ڈال سکو گے۔"

"اس کی لاش ہی سے ملاقات ہوئی تھی۔"

"کیا خیال ہے اس کی موت کیسے واقع ہوئی ہوگی؟"

"خدا جانے۔" عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ "میرا خیال ہے کہ اس کے جسم پر زخم کا نشان بھی نہیں تھا۔"

"ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ وہ دم گھٹنے کی وجہ سے مرا ہے لیکن پوسٹ مارٹم کی رپورٹ کا ہے۔"

"اس کے متعلق اور یہ معلومات فراہم کیں۔" عمران نے اسے تولنے والی نظر سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہمیں اتنی ہی جتنی ہوٹل کے رجسٹر سے فراہم ہو سکی تھیں۔"

"یعنی؟"

"وہ ایک ملک سے آیا تھا۔ اس کے پاسپورٹ سے یہی ظاہر ہوتا ہے۔ پاسپورٹ کے کسی دوسری قسم کے کاغذات اس کے سامان سے برآمد نہیں ہوئے۔"

"لاش کی تصویر رنگیل ہوٹل والوں کو دکھا کر تم اس کے متعلق بہت کچھ معلوم کر سکتے ہو۔"

"شکریہ۔" فیاض نے خشک لہجے میں کہا۔ "لیکن تم اس معاملے میں کہاں سے آ ٹپکے۔"

"[illegible] کی خاطر۔" عمران نے ٹھنڈی سانس لی۔

"لیکن میں تمہیں مشورہ دوں گا کہ اس چکر میں نہ پڑو ورنہ پچھتاؤ گے۔"

"اس مشورے کی وجہ؟"

"مگر میں کہتا ہوں کیا ضروری ہے کہ تم ہر معاملے میں ٹانگ اڑاتے پھرو۔" فیاض جھنجھلا کر بولا

"میں نہ بھی اڑاؤں تو تم میری ٹانگ پکڑ کر خود ہی اس قسم کے معاملات میں اڑا دیتے ہو۔"

"ضروری نہیں ہے۔" فیاض نے [illegible] میں کہا

"چلو تسلیم کر لیا۔" عمران ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔ "لیکن اب تو ٹانگ اڑا ہی بیٹھا ہوں اس لئے معاملہ تہہ تک [illegible] ہے گی۔ ویسے کیا تم کاوچن کی قومیت سے واقف ہو۔"

"فی الحال وہ محکمہ خارجہ کی نگرانی میں ہے۔"

"چلو ٹھیک ہے۔" عمران سر ہلا کر بولا۔

"کیا ٹھیک ہے"

"یہی ہونا چاہئے تھا۔"

"میں تمہیں یہی مشورہ دوں گا کہ اس معاملے سے الگ رہو" فیاض نے خلوص کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر خاموش رہا پھر پوچھا "جوزف کہاں ہے؟"

"روپوش ہو گیا ہے"

"کیا مطلب؟"

"اس نے غالباً یہی سوچا ہوگا کہ کسی چوری اور [illegible] کا تذکرہ سن کر تم اس کی جانب [illegible] ہو گے لہٰذا وہ کہیں کھسک گیا۔"

"اس کا پتہ تو تمہیں لگانا ہی پڑے گا۔ میں دو چار دن اسے حوالات میں رکھنا چاہتا ہوں۔"

"کس خوشی میں۔"

"ظاہر کرو گے تو کھانا ہی پڑے گا" فیاض نے خشک لہجے میں کہا۔

"مجھے پکڑ کر بند کر دیجئے۔"

"یہ بھی ناممکن تو نہیں ہے" فیاض اسے گھورتا ہوا غرایا۔

"سچ ہے بڑی بوڑھیوں کا کہنا کہ پولیس والے کسی کے یار نہیں ہوتے۔"

"میں سچ کہتا ہوں کہ اگر جوزف نہ ملا تو پھر تمہیں ہی حراست میں لینا پڑے گا۔ ایک غیر ملکی سفارت خانے کا معاملہ ہے۔ اگر چوبیس گھنٹوں کے اندر کوئی گرفتاری نہ ہوئی تو تمہارے والد صاحب کی پوزیشن بھی بڑی خراب ہو جائے گی۔"

"اگر یہی بات ہے تو میں کسی خوانک کو پکڑ کے دیتا ہوں۔" عمران نے بڑے خلوص سے کہا۔

"کیا مطلب؟"

"وہ بھی [illegible] گی کہ کوئی جس سے اس کے تعلقات تھے۔ اسے کسی دوسری عورت کے ساتھ دیکھ کر اسے غصہ آ گیا۔ اس غم و غصہ کا نتیجہ یہ تھا کہ اپنے کسی دوسرے آشنا سے مدد لی۔ ہاں تو اس آشنا نے اسے خوش کرنے کے لئے بدنام شخص کا خون کر دیا۔ خاصی اچھی روداد تیار ہو جائے گی"

"میں سنجیدہ ہوں عمران۔" فیاض غصیلے لہجے میں بولا۔ "تمہیں یا جوزف کو دو چار دن حوالات میں رہنا پڑے گا۔"

"اچھا تو پھر میں جاؤں [illegible] سے تلاش کروں۔" عمران اٹھتا ہوا بولا۔

"یہ اقلیمانہ مشورہ بھی ہے" فیاض اس کی طرف دیکھے بغیر بولا۔

عمران اٹھ کر صدر دروازے کی طرف بڑھا فیاض نے اسے روکنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ کمپاؤنڈ میں پہنچ کر وہ اپنی گاڑی میں بیٹھا۔ انجن اسٹارٹ کیا اور پھاٹک سے گذر کر سڑک پر آ گیا۔ لیکن جب وہ پھاٹک سے گذر رہا تھا کوئی ٹھنڈی سی چیز اس کی گردن سے آ لگی ساتھ ہی اس نے سرگوشی کی بھی آواز سنائی دی۔ "اعشاریہ چار پانچ کا ریوالور ہے۔ چپ چاپ چلتے رہو مڑ کر دیکھنے کی کوشش کی تو گردن میں سوراخ ہو جائے گا۔"

پھر ایک ہاتھ آگے بڑھا اور عقب نما آئینے کی پوزیشن بھی بدل دی گئی اس طرح کہ پچھلی سیٹ پر بیٹھنے والے کا چہرہ اسے نظر آ سکے۔ گردن پر ریوالور کی نال کا دباؤ بڑھ گیا۔

"بائیں جانب موڑو" ریوالور والے نے کہا اور عمران نے بے چون و چرا تعمیل کی۔ پھر بولا۔ "کہاں لے چلو گے۔"

"چپ چاپ چلتے رہو"

"اور اگر میں انکار کر دوں تو؟"

"کر کے دیکھو"

عمران نے طویل سانس لی اور چپ چاپ اسٹیئرنگ کرتا رہا۔

گردن پر ریوالور کا دباؤ بدستور محسوس ہوتا رہا۔

◆

کچھ دیر بعد وہ ایک ویران علاقے سے گذر رہے تھے۔ پچھلی نشست پر بیٹھا ہوا نامعلوم آدمی عمران کو برابر ہدایات دیتا رہا اور گردن پر ریوالور کی نال کا دباؤ بھی کم نہیں ہوا تھا۔

"اب بائیں طرف کچے راستے پر موڑو" پچھلی نشست سے کہا گیا۔

"میں ہرگز شادی نہیں کروں گا چاہے کچھ ہو جائے" عمران نے کھسیلے لہجے میں کہا "میں سمجھ گیا۔ ڈیڈی اور خاندان والے اب ایسی حرکتوں سے مجھے راہ راست پر لانا چاہتے ہیں۔"

"بکواس بند کرو۔ بائیں موڑو۔" گردن پر ریوالور کا دباؤ کچھ اور بڑھ گیا۔

کار کچے کی سمت مڑ گئی [illegible] ہی پڑی۔ کچھ دور چلنے کے بعد کچے راستے پر دو رویہ جھاڑیوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

"روکو" پچھلی نشست سے آواز آئی۔

عمران پچھلے ہیڈ لیمپس کی روشنی میں تین چار آدمیوں کو دیکھ چکا تھا، جو تھوڑے ہی فاصلے پر راستہ روکے کھڑے تھے۔

عمران نے گاڑی روک کر مشین بند کر دی۔ اور اسے ریوالور کی [illegible] کے دوسرے سے پیچھے اتر دیا گیا۔ کئی آدمی اسے گھیرے کھڑے تھے! ان میں ہر ایک کے ہاتھ میں ریوالور نظر آ رہا تھا۔

"میں نہیں سمجھ سکا" عمران آہستہ سے بڑبڑایا۔ اس کے لئے اندازہ کرنا دشوار تھا کہ دوسرے لمحے میں کیا ہو گا۔

اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی گئی۔ کسی نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور فوراً ہی تعمیل کی گئی۔ عمران نے چپ چاپ پٹی بندھوا لی۔ ابھی تک کچھ کر گزرنے کا خیال بھی نہیں آیا تھا۔

پھر اسے وہیں گاڑی میں بٹھا دیا گیا۔ وہ آدمیوں کے درمیان پھنسا بیٹھا تھا۔ کار چل پڑی۔ کوئی اور ڈرائیو کر رہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد عمران نے محسوس کیا کہ گاڑی دوبارہ پختہ سڑک پر دوڑ رہی تھی۔

معلوم نہیں کیوں وہ چپ چاپ بیٹھا رہا۔ یہ نہیں معلوم کہ وہ اس سے کیا چاہتے تھے۔ مقصد قتل کر دینا ہوتا تو ٹاپ ٹاپ کی کمپاؤنڈ میں بھی یہ کام بہ آسانی انجام پا سکتا تھا۔ یقین کے ساتھ یہ بھی تو نہیں کہا جا سکتا کہ یہ لوگ حالیہ واقعات سے متعلق تھے یا کوئی پرانے دشمن۔

تھوڑی دیر بعد خود اسے بھی خاموشی گراں گزرنے لگی اور اس نے خواہ مخواہ خوش دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا "میں مدتوں سے خواہش مند تھا کہ کچھ دن آرام بھی کروں۔"

"ہم بھی یہی چاہتے ہیں برخوردار" کسی نے جواب دیا اور عمران اس طرح چونک پڑا جیسے پہلے بھی یہ آواز سن چکا ہو۔

"شکریہ" عمران بولا لیکن اس آواز کے متعلق ذہن پر زور دیتا رہا۔

پھر خاموشی چھا گئی۔ گاڑی کے انجن کی ہلکی سی آواز اس وقت ایسی ہی لگ رہی تھی جیسے کان کے پردے پھٹے جا رہے ہوں۔ اسے اپنا سر بوجھل سا محسوس ہو رہا تھا۔ آنکھیں بند ہوتی جا رہی تھیں۔ پھر خود اسے بھی اپنے اطمینان پر حیرت ہونے لگی۔

کچھ دیر بعد گاڑی رکی اور کسی نے اس کے بائیں پہلو پر ریوالور کی نال رکھ کر کہا "نیچے اترو"

اس نے بے چوں و چرا تعمیل کی۔ وہ آدمی اس کے بازو پکڑے چلاتے رہے اور پھر دفعتاً کسی نے آنکھوں سے پٹی ہٹانے کو کہا۔

پٹی کھلتے ہی اس کی آنکھیں چندھیا گئیں۔ کمرے میں زیادہ قوت کے کئی بلب روشن

چار آدمی نظر آئے لیکن کوئی صورت جانی پہچانی نہیں تھی۔ پھر وہ آواز کس کی تھی۔ آواز تو ایسی محسوس ہوا تھا جیسے بولنے والے کا چہرہ دیکھتے ہی وہ اسے پہچان لے گا۔

عمران چند لمحے انہیں گھورتا رہا پھر بولا۔ "آج رات کے کھانے کی کیا رہے گی۔" وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر اور برے برے منہ بنا کر رہ گئے۔

پھر ایک سریلی سی آواز آئی۔ "یہاں کیا ہو رہا ہے؟"

اور عمران کی آنکھوں میں بجلیاں سی کوند گئیں۔ بڑی خوبصورت لڑکی تھی۔ یہ وہی [illegible] عمران تو میک اپ کا اندازہ نہ کر سکا۔

عمر انیس بیس سے زیادہ نہ رہی ہو گی۔ نیلے اسکرٹ اور سفید بلاؤز میں تھی۔

اسے دیکھتے ہی چاروں آدمی وہاں سے چلے گئے لیکن عمران نے محسوس کیا کہ دروازہ باہر سے بند کر دیا گیا ہے۔ ساخت کے اعتبار سے یہ کمرہ ساؤنڈ پروف معلوم ہوتا تھا۔

لڑکی خاموشی سے کھڑی اسے دیکھتی رہی۔ چہرے پر کچھ ایسے تاثرات تھے جیسے وہ کچھ کہنا چاہتی ہو لیکن ہچکچاہٹ آڑے آ رہی ہو۔

عمران نے چاروں طرف دیکھ کر ٹھنڈی سانس لی اور منہ چلانے لگا۔

"کیا تم ناراض ہو" لڑکی نے دفعتاً آہستہ سے پوچھا۔

"نہیں۔ بالکل نہیں۔" عمران نے بڑے خلوص سے کہا۔ "بھلا اس میں ناراضگی کی کیا بات ہے۔"

"میں مجبور تھی۔"

"ضرور رہی ہو گی۔"

"میں مدت سے تمہیں دیکھ رہی تھی۔"

"نہیں۔" عمران ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "بھلا چہرہ دیکھ کر کیا ہوتا ہے۔"

"تم میرا مذاق اڑا رہے ہو" لڑکی نے ٹھنڈی سانس لی۔

"یہ کیسے سمجھا تم نے۔"

"تم نے اس طرح لائے جانے پر حیرت نہیں ظاہر کی۔"

"عادت نہیں ہے۔ حیرت ظاہر کرنے میں بھی خاصی انرجی صرف ہوتی ہے۔"

"میں ان کے ہاتھوں مجبور تھی۔"

"مجھے بھوک لگ رہی ہے۔ رات کا کھانا ابھی تک نصیب نہیں ہوا۔"

"ٹھہرو ... اچھا ٹھہرو!" لڑکی نے آگے بڑھ کر میز پر رکھی ہوئی گھنٹی کا بٹن دبا[illegible] تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک آدمی اندر آکر مؤدب کھڑا ہو گیا۔

"کھانا لاؤ!" لڑکی نے اس سے کہا اور وہ قدرے خم ہو کر دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"میں سب کچھ بتا دوں گی۔" وہ عمران سے مخاطب ہو کر بولی۔ "مجھے یقین ہے کہ تم مجھے معاف کر دو گے۔"

عمران صرف سر ہلا کر رہ گیا۔ وہ سامنے دیوار پر تجریدی آرٹ کا ایک نمونہ دیکھ رہا تھا۔ دفعتاً اس کے چہرے پر مردنی سی چھا گئی۔ آنکھیں بند ہونے لگیں اور پھر وہ آگے پیچھے جھول کر دوسرے ہی لمحے منہ کے بل فرش پر ڈھیر ہو گیا۔

"ارے ... ارے ..." لڑکی بوکھلا کر دوڑ پڑی۔

"کیا ہے ... کیا بات ہے ..." وہ اس کے قریب دوزانو بیٹھی پوچھ رہی تھی۔

تھوڑی دیر تک تو عمران دم سادھے پڑا رہا پھر سر اٹھا کر نحیف آواز میں بولا۔ "وہ سامنے والی تصویر ..."

"ہاں!" لڑکی سر اٹھا کر تصویر کی طرف دیکھتی ہوئی بولی۔ "کیوں ...؟"

"اس کا مطلب سمجھاؤ مجھے ...؟" عمران نے روہانسی آواز میں کہا۔

"یعنی ... کیا ... میں نہیں سمجھی۔"

"ہائے ..." عمران کراہا۔ "تم بھی نہیں سمجھیں تو پھر اب کون مجھے سمجھائے گا۔"

"تم کیسی باتیں کر رہے ہو، کہیں تم پاگل تو نہیں ہو ... تصویر ... تصویر میں کیا بات ہے۔"

"بات ہی سمجھ میں آ گئی ہوتی تو اس حال کو کیوں پہنچتا۔" عمران ... اٹھ بیٹھا۔

"آخر ... کیا بات ہے ..."

"تجریدی آرٹ کا وہ نمونہ جو میری سمجھ میں نہ آ سکے مجھ پر یہی عالم طاری ہو جاتا ہے ... ٹھہرو، دوسری طرف سے دیکھتا ہوں۔ شاید کچھ پلے پڑ جائے۔"

وہ تصویر کی طرف منہ کر کے سر کے بل کھڑا ہو گیا۔ لڑکی قریب ہی کھڑی متحیرانہ انداز میں پلکیں جھپکاتی رہی۔

کچھ دیر بعد سیدھا ہو کر پیچ و تاب کھاتے ہوئے بولا۔ "بالکل سمجھ میں نہیں آیا۔ اب کیا ہوگا۔"

"آخر میں کیا کروں۔" لڑکی پریشانی ظاہر کرتی ہوئی بولی۔

"مجھے اس تصویر کا مطلب سمجھاؤ ورنہ ہسٹریا کے دورے پڑنے لگیں گے مجھ پر۔"

"سنو ... بس ... کی۔ تم اس تصویر کا مطلب پوچھنا چاہتے ہو ... مجھے پتہ نہیں ہے کچھ بھی۔"

"ہائیں!" عمران بوکھلا کر دو چار قدم پیچھے ہٹتا ہوا بولا۔ "کیا تمہارا بیٹا بھی ہے۔"

"کیوں ...؟" لڑکی کے چہرے پر حیرت کے آثار نظر آئے۔

"اور ... میں بھاگا۔"

"لیکن کیوں؟" لڑکی جھنجھلا گئی۔ "پوری بات کیا کرو۔"

"مطلب یہ کہ ... وہ مجھے یہاں دیکھ کر خفا ہوں گے۔"

"اچھا ... اگر انہیں یہ معلوم ہو جائے کہ تم یہاں کس طرح لائے گئے ہو۔"

"آہا ... تو تم ان سے کیا کہو گی۔"

"یہی کہ میرے ایک دوست ہیں ... باہر سے آئے ہیں۔"

"ہوں ... بڑی چالاک معلوم ہوتی ہو ... لیکن یہ لوگ کون تھے جو مجھے یہاں لائے ہیں۔"

"ہمارے ملازم ہیں۔"

"اگر انہوں نے تمہارے ڈیڈی کو اطلاع دے دی تو۔"

"نہیں وہ ایسا نہیں کریں گے ... مجھے ان پر اعتماد ہے۔"

"ہونا ہی چاہئے ...!" عمران اسے نیچے سے اوپر تک گھورتا ہوا بولا۔

"کیا مطلب ...!"

"بھوک برداشت سے باہر ہو رہی ہے ... اب ...!" عمران پیٹ پر ہاتھ پھیرتا ہوا بولا۔

لڑکی نے پھر کچھ کہنا چاہا ... لیکن اسی بار دروازہ کھلنے پر ایک سفید فام ... غیر ملکی آدمی دکھائی دیا۔ اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھیں چندھیائی سی معلوم ہو رہی تھیں۔ کھوپڑی انڈے کے چھلکے کی طرح شفاف تھی۔ جسم کی ساخت سے خاصا طاقتور آدمی معلوم ہوتا تھا۔

وہ چند لمحے دروازے میں کھڑا اس طرح نتھنے سکوڑتا رہا جیسے کچھ سونگھنے کی کوشش کر رہا ہو پھر گرج کر بولا۔ "یہاں کون ہے؟"

"م ... میں ہوں ... پاپا ..."

"صرف تم ...؟"

"نن ... نہیں تو ... میرے ایک فرینڈ بھی ہیں ... مسٹر ... آر ... فرنانڈس ..."

"فرنانڈس۔" عمران نے سینے پر ہاتھ رکھ کر کچھ اس [illegible] جیسے اسی حسن کی [illegible] نکلنے کی

"بہت خوب فرنانڈس!" بوڑھا خوش ہو کر بولا۔ "میں مسٹر فرنانڈس ہوں۔ ہالینڈ والا۔"

"اوکے تھینکس۔" عمران نے خالص امریکی لہجے میں جواب دیا۔

"مسٹر فرنانڈس مجھے افسوس ہے کہ تمہیں واضح طور پر نہیں دیکھ سکتا کیونکہ اپنی عینک لائبریری میں بھول آیا ہوں۔"

"کوئی بات نہیں۔ میں تو یہ کہہ رہا تھا۔ یہ تجریدی پینٹنگ!"

"تمہیں پسند آئی۔" بوڑھے نے خوش ہو کر پوچھا۔

لڑکی اس طرح بوکھلائے ہوئے انداز میں سر ہلانے لگی جیسے عمران سے کہہ رہی ہو "کہو ہاں!"

* * *

عمران نے لڑکی کی طرف ایسی نظروں سے دیکھا جیسے اس کا اشارہ سمجھ میں نہ آیا ہو۔ لڑکی اور زور سے سر ہلانے لگی۔ آخر عمران چونک کر بولا۔ "یقیناً۔ یقیناً!" پھر اس طرح منہ بنایا جیسے اس قسم کا جھوٹ اس کی سرشت کے خلاف ہو۔

"تمہیں کون سی چیز پسند آئی ہے؟" بوڑھے نے پرجوش ہو کر پوچھا۔

"چیز۔ چیز!" عمران ہکلایا۔ "کیا اس میں کوئی چیز بھی ہے۔"

"ہائیں۔ کیوں؟" بوڑھے نے حیرت سے آنکھیں پھاڑ دیں۔

"جناب بات یہ ہے کہ صرف ایک چیز ذرا سمجھ میں نہیں آئی۔"

"کیا چیز سمجھ میں نہیں آئی۔ مجھ سے پوچھو۔ میں ہی اس پینٹنگ کا خالق ہوں۔"

"کیا آپ!" عمران اسے نیچے سے اوپر تک گھورتا ہوا بولا۔

"ہاں۔ ہاں۔ میں۔" بوڑھے نے فخریہ انداز میں کہا۔

"آج تک کوئی ایسا مصور میری نظر سے نہیں گزرا تھا جو تجریدی تصویریں بناتا ہو۔ آج ایک دیرینہ آرزو پوری ہوئی ہے۔ اب بتائیے میں آپ کے ساتھ کیا برتاؤ کروں۔"

"کیا مطلب!"

"میرا خیال ہے کہ اگر اب اس سلسلے میں دو چار قتل ہو جائیں تو اچھا ہے۔"

"تم نے بکواس شروع کر دی۔ مسٹر فرنانڈس!"

خیال یہ ہے کہ اگر دو چار ایسے مصور قتل کر دیئے جاتے تو اچھا تھا۔"

"کیوں؟" بوڑھے نے جھلائے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"تو دوسروں کو حیرت ہوتی اور میں درد سر سے بچتا۔"

"تصویریں!" لڑکی جلدی سے بولی۔ "اگر یہ تصویریں ان کی سمجھ میں نہیں آئیں تو یہ ش ہو جاتے ایسے۔"

"بس اب تم ہی سمجھاؤ میرے دماغ میں اتنا بوتا نہیں۔" عمران نے کہا اور دونوں وں سے سر تھامے ہوئے، وہیں فرش پر اکڑوں بیٹھ گیا۔

"تو کیا یہ تصویریں ان کی سمجھ میں نہیں آئی۔" بوڑھے نے لڑکی سے پوچھا۔

"بڑی دیر تک کوشش کرتے رہے پاپا۔ لیکن میں نے دیکھا تھا چکرا کر گر پڑے تھے۔"

"یہ بات!" بوڑھا جھلا کر بولا۔ "اچھا منگواؤ میری عینک لائبریری سے۔"

لڑکی نے میز پر رکھی ہوئی گھنٹی بجائی۔ ایک ملازم کمرے میں داخل ہوا۔

"پاپا کی عینک لائبریری سے لاؤ۔"

"عینک!" وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑے اسے گھورتا رہا۔

"ہاں۔ عینک۔ جاؤ!" وہ جھلا کر بولی۔

"تم۔ عینک نہیں جانتا۔ یہ۔ یہ!" اس نے انگلیوں اور انگوٹھوں سے حلقے بنا آنکھوں کے قریب لاتے ہوئے کہا۔

"او۔ چشمہ۔ چشمہ!"

"سب چغد معلوم ہوتے ہیں۔" عمران آہستہ سے اردو میں بڑبڑایا۔ وہ اب بھی اسی طرح تھامے فرش پر اکڑوں بیٹھا تھا۔

ملازم چلا گیا اور بوڑھا خلاء میں گھورتا ہوا گہری سانسیں لیتا رہا۔

"اٹھو۔ اس طرح کیوں بیٹھے ہوئے ہو۔" لڑکی نے عمران کو مخاطب کیا۔

"بس اسی طرح ٹھیک ہوں۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ یہاں بھی تجریدی آرٹ سے سابقہ ے گا تو ہرگز نہ آتا۔"

"فرنانڈس!"

"بس بس۔ بور نہ کرو مجھے۔"

"ارے تم کیا سمجھتے ہو خود کو۔" بوڑھا گرجا۔

"اس صدی کا سب سے بڑا الو۔" عمران اٹھ کر اکڑتا ہوا بولا۔

"مجھے غصہ نہ دلاؤ۔"

"پاپا پاپا۔"

"تم خاموش رہو۔"

اتنے میں ملازم عینک لایا۔ بوڑھا اسے اپنی ناک پر جماتا ہوا عمران کی طرف [illegible] چند لمحے گھورتا رہا پھر بولا "صورت سے تو معقول ہی معلوم ہوتے ہو۔ [illegible] لیکن اگر [illegible] امریکن لہجے میں بولتے ہو۔ مجھے غلط فہمی ہوئی تھی۔ امریکن گدھے ہوتے ہیں۔ جس قدر جلد [illegible] سے کہاں [illegible]۔ خیر ادھر آؤ۔"

"جی۔" عمران آگے بڑھتا ہوا بولا۔

"کیا چیز سمجھ میں نہیں آئی۔"

"یہ [illegible] اس پاس پر لال رنگ کیوں چڑھایا گیا ہے۔"

"پاس" [illegible] "بے تجربہ [illegible] کہتے ہیں یہ تو ابدیت ہے اور یہ اس کے سرے پر جو سرخی دیکھ رہے ہو دائرے کی شکل میں [illegible] بکھری ہوئی سرخی [illegible] محبت ہے اور یہ جال دیکھو [illegible] یہ جانتے ہو [illegible] کیا ہے۔"

"ٹھہریے۔" عمران پینٹنگ کی طرف انگلی اٹھاتا ہوا بولا "یہ ابدیت ہے اور یہ محبت اور [illegible] یہ نقطہ یہ کیا ہے۔"

"اکائی۔"

"چلئے اکائی سہی۔ بات کیا ہوئی۔"

"ایک مکمل تاثر۔" اس نے [illegible] غصیلے لہجے میں کہا۔

"چلئے یہ بھی سہی۔ مگر اس مجموعی تاثر کو [illegible]۔"

"نکل جاؤ یہاں سے۔" وہ حلق پھاڑ کر دہاڑا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

لڑکی بے حس و حرکت کھڑی اسے جاتے ہوئے دیکھتی رہی۔ پھر کچھ دیر بعد عمران کی طرف مڑ کر بولی۔ "تم نے بہت برا کیا۔"

"اب تم بھی بور کرو گی۔ کیوں؟" عمران آنکھیں نکال کر بولا۔

"[illegible] تم مجھ پر کیوں خفا ہو رہے ہو۔" لڑکی روہانسی ہو گئی۔

"پھر کس پر خفا ہونا چاہئے۔" عمران نے پھر آنکھیں نکالیں۔

لعنت بھیجتی ہوں اس پینٹنگ پر [illegible] میرا بس چلتا تو اسے آگ میں جھونک دیتی۔"

کیوں نہیں چلتا بس [illegible] تھی بڑی بات۔ [illegible] کوشش کرو سب کچھ ممکن ہے۔"

[illegible] میں [illegible] بیکار کر دوں۔"

پاپا [illegible]"

[illegible]"

ہوں کے پاپا۔ [illegible] تو میں ہی ایسے مصور کو پاپا تسلیم کرنے پر تیار نہیں اور اگر کر

تو ضروری نہیں کہ ہر فن تجریدی میں تجریدی ابوریت بھی شامل ہو۔

تم پتہ نہیں کیسی باتیں کر رہے ہو۔ کیا تمہارے باپ نہیں ہیں۔"

میرے تو ایسے باپ ہیں کہ خاندان بھر کی تجزیہ کرے۔ [illegible]"

تمہاری باتیں میری سمجھ میں نہیں آتیں [illegible] کیا کروں۔" وہ اپنی [illegible] مضطرب ہو گئی۔

میں نے کہا تھا کہ میں الو کا ہوں۔" عمران مسکرایا۔

[illegible] میں جو دیکھتی ہوں۔" دروازے کی طرف بڑھتی ہوئی بولی۔

شب بخیر۔ اب صبح ملاقات ہوگی۔"

کیا مطلب [illegible]" وہ مڑ کر مسکرائی اور بولی "تمہارا خیال ہے تم یہاں سے کل نہیں جا سکو گے۔"

عمران نے لاپروائی سے شانوں کو جنبش دی اور دوسری طرف مڑ گیا۔ دروازہ بند ہونے کی [illegible] لیکن مڑ کر دیکھنے کی زحمت گوارا نہیں کی۔ اس کے چہرے پر ایسا ہی اطمینان نظر آرہا تھا [illegible] کسی کا مہمان ہوا ہو۔

کچھ دیر بعد وہ کمرے میں ٹہلنے لگا۔ وہ محسوس کر رہا تھا کہ تنہائی میں بھی اس کی نگرانی ہو رہی [illegible] چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے۔

[illegible] دروازہ کھلا اور لڑکی اندر داخل ہو کر بولی۔ "چلو۔"

عمران کچھ کہے بغیر اس کے ساتھ نکل پڑا۔ طویل راہداری طے کر کے وہ ایک بڑے کمرے [illegible] راہداری کی طوالت کہہ رہی تھی کہ وہ کوئی بڑی عمارت ہے۔ کمرے کے وسط [illegible] کھانے کی بڑی میز تھی جس کے گرد [illegible] کرسیاں نظر آرہی تھیں لیکن وہاں ان دونوں کے [illegible] کوئی اور نہیں تھا۔

"کیا میرے اعزاز میں کچھ اور لوگ بھی مدعو کیے گئے ہیں۔" عمران نے پوچھا۔

"نہیں ہم دونوں ہی کھائیں گے [illegible] حقیقت ہے کہ تمہارے انتظار میں ابھی تک میں

عورت کا کھانا نہیں کھایا تھا۔"

عمران کچھ نہ بولا۔ ان کے بیٹھتے ہی ایک آدمی کھانے کی ٹرالی لایا۔

عمران نے آگے رکھی ہوئی پلیٹ سیدھی کی ٹرالی سے مرغ کی قاب اٹھا کر اس کے سامنے پیش کی گئی۔

"میں مرغ نہیں کھاتا" عمران نے برا سا منہ بنا کر کہا اور تب لڑکی کی طرف بڑھا دی گئی۔

"کیوں... تعجب ہے تم مرغ نہیں کھاتے۔" لڑکی نے ایک بوٹی کاٹتے ہوئے کہا۔

"ہاں مجھے اس نامعقول کی آواز پسند نہیں ہے۔"

"بھلا آواز اور ذائقے سے کیا تعلق"

"کچھ تجریدی قسم کی حرکت ہو جاتی ہے ذہن میں۔"

"خیر کچھ اور لو۔"

اس بار جھینگے کی قاب اس کے سامنے لائی گئی۔ اور وہ تھراتا ہوا کھڑا ہو گیا۔

"ارے ارے... کیا بات ہے۔" لڑکی نے بوکھلا کر کہا۔

"کیا تم لوگ میرے متعلق اندازے پر تل گئے ہو"

"کیوں... یہ کیسے سمجھا تم نے۔"

"یہ نامعقول چیز... یعنی جھینگے۔"

"پھر کیا کھاتے ہو تم۔" لڑکی بھی کسی قدر جھنجلا کر بولی۔

"کڑھی چاول۔"

"یہ کیا چیز ہے۔"

"صاحب یہاں کڑھی چاول نہیں پکتا" ملازم نے گھگھیا کر کہا۔

"کیا بات ہے۔" لڑکی نے عمران سے انگریزی میں پوچھا۔

"میں جو کچھ کھاتا ہوں وہی اس سے پکوا کر کھاؤں گا۔"

"کیوں کیا پکتا ہے۔" لڑکی نے ملازم سے پوچھا۔

"بیگم صاحب آپ نہیں جانتیں، جو کچھ یہ کہہ رہے ہیں یہاں نہیں پک سکتا اس وقت ایک دیسی چیز ہے۔"

"اس وقت تو یہی کھا لو" لڑکی نے بے بسی سے کہا۔

"ہرگز نہیں۔" عمران نے کہا اور پھر حیرت سے منہ پھاڑے رہ گیا۔ ایک عورت کمرے میں

اور ... تھی۔ لڑکی نے بھی اسے دیکھا اور بوکھلا کر اٹھتی ہوئی بولی۔ "مادام نشی کا"

وہ مادام نشی کا ہی ہو سکتی تھی۔ عمران پہلے بھی کئی بار اسے دیکھ چکا تھا۔ مادام نشی کا جس کی لاش ان کی کار میں پائی گئی تھی۔

"مجھے افسوس ہے" آنے والی عورت نے کہا "ڈرائنگ روم میں تمہارا انتظار کرنا چاہئے تھا لیکن ایک بڑی ضروری بات ہے کیا ایک منٹ کے لئے الگ چل کر میری بات سن سکتی ہو۔"

"ضرور... ضرور..." لڑکی اپنی کرسی پیچھے کھسکا کر اس کی طرف بڑھتی ہوئی بولی۔

اور عمران حیرت سے منہ پھاڑے بیٹھا رہا۔ وہ سوچ رہا تھا کیا وہ میک اپ ہو سکتا ہے؟

* * *

پھر وہ چھری کانٹا پلیٹ میں رکھ کر اپنا سر سہلانے لگا۔

وارد عورت لڑکی سے آہستہ آہستہ کچھ کہہ رہی تھی اور لڑکی کے چہرے پر حیرت کے آثار نظر آ رہے تھے۔ پھر یک بیک وہ ہنس پڑی اور وارد عورت کے انداز سے ایسا ہی معلوم ہو رہا تھا جیسے اپنی کہی ہوئی باتوں کا رد عمل دیکھ کر خود بھی کافی محظوظ ہو رہی ہو۔

عمران نے ہاتھ روک لئے تھے اور انہیں اس انداز میں گھورے جا رہا تھا جیسے اس کا وقت ... اندازی کی وجہ سے اسے غصہ آ گیا ہو۔

پھر وہ عورت کچھ اسی طرح رخصت ہوئی تھی گویا جلدی میں ہو۔

لڑکی کھانے کی میز پر واپس آ گئی اور عمران نے خفیف لہجے میں کہا۔ "کیا وہ ڈرائنگ روم میں انتظار نہیں کر سکتی تھی۔"

"ہم... وہ بیچاری بڑی الجھن میں مبتلا ہو گئی ہے۔"

"آپ تک مبتلا رہے گی۔ مطلب یہ کہ پھر تو اس طرح اکثر بور کرے گی۔"

"تم نہیں سمجھ سکتے۔ جانتے ہو کون تھی۔"

"میں یہ جانتا ہوں... ویسے اس کی سیاہ آنکھیں اور ناک کی مخصوص ساخت اسے مشرق بعید کی باشندہ ثابت کرتی ہے۔"

"تمہارا خیال درست ہے وہ فلپائن کی باشندہ ہے۔ ایک معزز عورت... فلپائن کے ... کی بیوی۔ لیکن حیرت انگیز... انتہائی حیرت انگیز... تم کھاؤ۔"

"ہم کہانیوں کا شوقین [illegible] ہے"

"مادام نشی کا کہانی ہے۔"

"نام تو سنا ہے۔"

"وہ مجھے بتانے آئی تھی کہ [illegible] وہ قتل کر دی گئی۔"

"کیا مطلب ...؟"

"ہاں اس کی لاش کسی کی گاڑی سے برآمد ہوئی ہے"

"اوہو! سمجھ گیا" عمران ہنس پڑا "تب تم مجھے [illegible] گی۔"

"نہیں [illegible] سمجھتی ہوں اس کی کوئی بات نہیں [illegible] وہ بات ہی مضحکہ خیز ہے۔"

"تم ہی بتاؤ۔"

"بتا تو دیا ہے [illegible] کسی عورت کی لاش ملی ہے جسے [illegible] کے سیر سے [illegible] حلیہ کرتا ہے [illegible] مادام نشی کا۔ اب اس مادام نشی کی سمجھ میں نہیں آیا کہ [illegible] کیا کرنا چاہئے"

"تو وہ تم سے کیا چاہتی ہے"

"کچھ بھی نہیں [illegible] مجھے بھی اس پیشے سے متنفر کرنا چاہتی تھی۔"

"واقعی اگر شوہر سے اس طرح پیچھا چھوٹ جائے تو اسے لطیفہ ہی کہیں گے"

"کوہو [illegible] تم اس بیچاری کا مضحکہ اڑا رہے ہو [illegible] کی بات ہے [illegible] ذرا سوچو تو کہ [illegible] کس الجھن میں دو چار ہے۔"

"بھلا میں کیوں سوچوں؟"

"تم سے [illegible] روک لینے کہا تھا۔"

"بس شکریہ....." عمران نیپکن سے ہاتھ صاف کرتا ہوا بولا۔ وہ سوچ رہا تھا تو کیا وہ یہاں اس لئے لایا گیا تھا کہ نشی ناکی کوئی ہم شبیہ دکھا کر خود سے الجھن میں ڈالا جائے

"اچھا اب تم کافی پیو گے یا چائے" لڑکی نے پوچھا

"پہلے تم اپنا نام بتاؤ" عمران نے احمقانہ انداز میں کہا

"میرا نام [illegible]... کیا میں نے ابھی تک نہیں بتایا"

عمران نے نفی میں سر ہلا دیا

"میرا نام [illegible] ہے [illegible]۔"

"اچھا تو مس [illegible]... مجھے یہاں کب تک ٹھہرنا پڑے گا"

"تو کیا تم مجھ سے اتنی جلدی اکتا گئے"

"تمہارے ہی کہنے کو پوچھ رہا ہوں۔ ...دراصل تم بہت [illegible] ہو [illegible] بہت [illegible] لہٰذا میں نہیں چاہتا کہ میری طرف سے کوئی بری رائے قائم کرو۔"

"میں نہیں سمجھی۔"

"کیا [illegible] بڑی دکھ بھری داستان ہے۔" عمران ٹھنڈی سانس لے کر خاموش ہو گیا۔

"بتاؤ... مجھے الجھن میں نہ ڈالو۔"

[illegible] میں دوسرا ملازم کمرے میں داخل ہو رہا تھا۔ [illegible] کے لئے کچھ کہتی ہوئی پھر عمران [illegible] متوجہ ہو گئی۔

"بتاؤ..." اس نے کہا۔

"[illegible] ہوش و حواس کھو بیٹھتا ہوں۔ اور اسی حالت میں کبھی کتوں کی طرح بھونکتا ہوں اور کبھی بندروں کی طرح اچھل کود مچانے لگتا ہوں۔"

[illegible] بے اختیاری سے ہنسی اور [illegible] نظروں سے [illegible] دیکھنے لگی جیسے کوئی احمق ہو [illegible] کو دیکھتی ہے۔

"یقین [illegible]"

"ہوں" وہ دوسری طرف دیکھنے لگی۔

"تمہارے ابا تو خوش آدمی معلوم ہوتے ہیں۔" عمران نے کہا

"[illegible] کی فکر [illegible] میں انہیں ہینڈل کر سکتی ہوں۔"

[illegible] پھر کچھ دیر [illegible] کافی آ گئی اور عمران پھر مادام نشی ناکا قصہ نکال بیٹھا [illegible] کس قدر معصوم نظر آتی ہے۔

"میں نہیں سمجھ سکتی کہ اب اس بیچاری کا کیا حشر ہوگا"

"اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ آخر وہ بیچاری خود کو مظلوم کیوں سمجھ رہی ہے۔ کیوں نہیں آتی [illegible] کیوں نہیں اعلان کرتی کہ اس کے متعلق لوگ غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے ہیں۔

"[illegible] کی لاش تھی اس کی شکل [illegible]"

"یہ نہیں چاہو شہزادیاں ہیں۔ [illegible] ہوتا تو بھی چاہئے تھا"

"ظاہر ہے کہ انہیں نامعلوم شوہروں کی طرف سے [illegible] ہی ہونا پڑا ہوگا۔"

"[illegible]" لڑکی نے طویل سانس لے کر کہا۔ "وہ مجھ سے بھی بتانے آئی تھی کہ [illegible] کہاں

ل جائے گی۔"

"بڑی گہری اور تاریک معلوم ہوتی ہے۔" عمران اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا مسکرایا اور وہ جانے کیوں رہا جیسے انداز میں آنکھیں جھپکانے لگی۔ پھر جلدی سے بولی۔ "کافی اور لو گے۔"

"نہیں شکریہ!" عمران چونک کر بولا۔ چند لمحے ادھر ادھر دیکھتا رہا پھر آہستہ سے کہا۔ "تم مجھے کب تک یہاں روکنا چاہو گی۔"

"کیوں!" لڑکی ہنس پڑی۔ "تمہارا دل عمدہ معیاری ہو جاتا ہے۔"

"میں نہیں سمجھا۔"

"جب چاہوں گی تمہیں اسی طرح بٹھا لاؤں گی۔"

"شک کیا" عمران چاروں طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر بولا۔ سر چکرانے لگا تھا اور آنکھوں کے سامنے چھوٹے بڑے رنگین دائرے ناچ رہے تھے۔ کافی یقینی طور پر نشہ آور تھی۔ اس کا سر چکرا رہا تھا اور وہ زور کر آنکھیں کھولنے کی کوشش کر رہا تھا۔

پھر پتہ نہیں کیا ہوا۔ دوسری بار آنکھ کھلی تو چاروں طرف گہرا اندھیرا تھا اور شدید ترین جسمانی اضطراب کا احساس بالآخر ذہنی بے چینی میں تبدیل ہو گیا۔ ہتھیلیاں زمین پر ٹیک کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ہاتھ پھسلتے چلے گئے اور سر دیوار سے ٹکرایا۔

پھر اچانک اسے احساس ہوا کہ کسی بہت بڑے ڈسٹ بن میں پڑا ہوا ہے۔ بمشکل تمام وہ اس سے باہر نکلا۔

رات تاریک تھی لیکن کھلی فضا میں تاروں کی چھاؤں کر وہ یقین کا جائزہ لینے میں، کر سکتی تھی۔ اس سے دور وہ شہر کی کسی گلی آبادی میں تھا لیکن فوری طور پر اندازہ نہ کر سکا کہ وہ کہاں ہے۔ ایک تھکن، ذہن و جسم پر طاری تھی جیسے سینکڑوں میل پیدل چلا ہو۔ کافی دیر تک وہ ایک جگہ کھڑا گہری گہری سانسیں لیتا رہا۔ خنکی بڑھ گئی تھی۔ دفعتاً اس نے پولیس کی سیٹی کی آواز سنی جو کہیں قریب ہی سے آئی تھی۔

اس نے اپنے کپڑے جھاڑے اور ٹائی کی گرہ درست کرنے لگا۔ جدھر کی جانب قدم بڑھا رہی تھی۔ دو بھاری جوتوں کی دھمک دور دور تک پھیل رہی تھی۔

پھر وہ دونوں ڈیوٹی کانسٹیبل بھی نظر آئے جو سامنے سے آتے ہوئے اسے دیکھ کر چلتے چلتے رک گئے تھے۔

"کون ہے" ان میں سے ایک نے گونج دار آواز میں پوچھا۔

"علی عمران۔ ایم۔ ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایس۔ سی۔ (آکسن)"

وہ چلتے ہوئے قریب آگئے۔ ایک نے اس کے چہرے پر ٹارچ کی روشنی ڈالی اور وہ ہاتھ رکھتا ہوا بولا۔ "یہ کیا کر رہے ہو میں مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں۔"

ل۔ "ان میں سے کوئی شریر لہجے میں بولا۔ "کہاں کے نواب ہو۔"

قصہ ہوا ہوگا۔" عمران نے لاپرواہی سے کہا۔ "میری گھڑی بند ہو گئی۔"

ہو کون اور اس وقت یہاں کیا کر رہے ہو۔"

ابھی ڈیوٹی پر ہوں۔"

کسی ڈیوٹی۔"

وں بکواس نہ کرو۔" عمران نے جھنجھلائے لہجے میں کہا۔

نے کے چلو۔" ایک نے دوسرے سے کہا۔

ان سے تھانے کی بات کر رہے ہو۔"

تھانہ حمام پورہ"

اس طرح عمران معلوم کر سکا کہ وہ اس وقت حمام پورہ میں ہے۔ یہ شہر کی ایک نواحی بستی یاد آیا کہ حمام پورہ کا انچارج اس کی جان پہچان والوں میں سے ہے۔ لہٰذا اس نے سوچا وہ اس وقت ڈیوٹی ہی پر ہوگا اور اسے گرما گرم چائے کا ایک کپ مل سکے جس کی وہ بڑی شدت سے محسوس کر رہا تھا۔

چلو تھانے ہی چلو" عمران بڑبڑایا۔ "وہاں تمہیں معلوم ہوگا کہ بڑے آدمیوں سے الجھنے کا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔"

آپ تک کون ہیں۔"

ہے چور" کسی جانب سے آواز آئی۔ "پکڑو۔" اور وہ آواز کسی بچہ جیسی معلوم ہوئی۔ لیکن وہ صحیح اندازہ نہ کر سکا۔

کون بول رہا ہے۔" ایک کانسٹیبل نے اونچی آواز میں پوچھا۔

"جلدی کرو" وہی آواز پھر آئی۔ "ورنہ یہ جل دے کر نکل جائے گا۔ میں سی آئی ڈی کا آفیسر ہوں۔"

اور پھر وہ دونوں کانسٹیبل عمران پر ٹوٹ پڑے۔

◆

عمران جھنجھلا کر کود گیا بھلا کانسٹیبلوں پر ہاتھ کس طرح اٹھتے۔ پولیس سے ہاتھا پائی کر وہ پہلے سے کب بچ سکتا آیا تھا اور پھر خود بھی ایک ذمہ دار آفیسر تھا وہ کسی... کسی طرح ان کے حملوں کو رد کرکے قابو میں رہے گر [illegible] جوش و خروش تھا کہ بڑھتا ہی جا رہا تھا

ساتھ ہی وہ آواز بھی سنائی دے رہی تھی۔ "شاباش۔ ٹھیک ہے۔ پکڑو۔ پکڑو جانے نہ پائے۔" لہجے میں تمسخر تھا۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ ہنس بھی رہا تھا

ادھر سب کانسٹیبلوں نے بھی شور مچانا شروع کر دیا تھا۔ عمران کی الجھن بڑھتی جا رہی تھی سوچ رہا تھا کہ اگر آس پاس کے لوگ جاگ پڑے تو کیا ہوگا۔ تب تو شاید بھاگنے کا راستہ بھی نہ ملے۔ وہ ان کے حملوں سے بچاؤ کر رہا تھا۔ اب جو پتا جھڑ بیٹھ [illegible] بھاگ کانسٹیبلوں کے پاس ریوالور تو ہوتے نہیں۔

اس بار اس نے کسی چھلاوے کی طرح ایک تاریک گلی میں گھستا چلا گیا۔ ٹی چھوڑ کر بھاگا تھا اس کی پرواہ کئے بغیر کہ اندھیرے میں آگے کیا ہوگا

دوڑتا رہا اور اپنے پیچھے بھی کئی قدموں کی آوازیں سنتا رہا۔ ویسے اب سے راستہ صاف ہوتے رہا تھا کیونکہ تعاقب کرنے والے نے ٹارچ روشن کر رکھی تھی۔ لیکن وہ ان سے ضرور خائف تھا برابر چیختے جا رہے تھے "چور۔ چور۔ پکڑو۔ پکڑو۔"

عمران کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ یہ عجیب دوڑتا رہے پیچھا کیں یا کسی گلی میں مڑ جائے بعض مکانات کی کھڑکیاں کھلنے لگی تھیں۔ اس نے سوچا اب آئی جی کی طرح شامت پھر... تقریر بننے کے موڈ میں نہیں ہوتا۔ کبھی دیر میں وہ منطقی نتیجے کی تک پہنچ سکتا ہو وہ اس کا مطالبہ ہو چکا ہو گا

بہر حال وہ دوڑتا رہا اور پھر اچانک ایک جگہ ٹھوکر کھائی اور کسی چیز کے ساتھ ڈھیر ہو گیا۔ صرف ڈھیر ہو گیا بلکہ کسی جانب لڑھکتا چلا گیا اور پھر جب زمین چھو... دم ہی نکل گیا۔ پتہ نہیں کن گہرائیوں میں، میں جا پڑا ہے

لیکن جلد ہی پھر زمین سے جسم لگا [illegible] گزرتے جا رہے تھے۔ ان کے بے کار... تھی۔ عمران وہیں بے حس پڑا رہا۔ شاید چاہتے ہوئے کانسٹیبل بھی سب ہی سے دوڑتے ہوئے گزر گئے۔ ان کے پیچھے شاید اب کچھ اور لوگ بھی تھے۔ عمران نے کئی قدموں کی چاپیں سنی تھیں

[illegible] دیر بعد سناٹا چھا گیا پھر قریب ہی کہیں ایک کتا بھونکنے لگا

اب دوسری مصیبت۔ اس نے سوچا کیونکہ اس ایک آواز کے ساتھ ہی قریب و دور سے آوازیں اور بھی ابھریں تھیں۔ اگر کتوں نے پیچھا لیا تو پھر گھر ہی تک پہنچا کر دم لیں گے [illegible] کتوں کے حل ڈھونڈنے کی کوشش کرے گا۔

[illegible] کے لئے کھودے گئے نالے کی گہرائی چار فٹ سے زیادہ رہی ہو گی۔ ایک ہی جست [illegible] سے باہر آ گیا اور وہ مخالف سمت میں چلنے لگا۔ اسی جانب رخ نہیں کیا جدھر اس کا [illegible] کر دوڑتے گئے تھے۔

[illegible] کتے بدستور بھونکتے رہے۔ کچھ دور چلنے کے بعد بالآخر ان سے بھی مڈبھیڑ ہو ہی گئی [illegible] کی گلیوں میں پہلے ہی سے [illegible] چوکنے ہوئے تھے۔ اس نے ہاتھ گھمایا۔ اور ایک تو [illegible] چیاؤں کرتا ہوا دوسری طرف بھاگ۔ دوسروں نے بھی اس کا ساتھ دیا۔ لیکن وہ اب [illegible] بھونکے جا رہے تھے۔ عمران نے وہ سر پتھر بھی پھینکا اور وہ دور تک دوڑتے چلے گئے۔ ویسے وہ [illegible] بھی آسمان سر پر اٹھائے ہوئے تھے

عمران بہت احتیاط اور تیزی سے راستہ طے کر رہا تھا کچھ دور چلنے کے بعد ایک جگہ [illegible] نظر آیا۔ شاید یہ کانسٹیبلوں کا شور سن کر جاگے ہوئے لوگ تھے

عمران کو دیکھ کر ان میں سے کسی نے احتقانہ سوال کیا اور عمران نے اسی طرح چلتے ہوئے [illegible] یہ سب کی انجیرن ہو گئی ہے صاحب اور یہی پچھ چلتے ہیں۔ اتوں کی نیند حرام ہو گئی [illegible] کون لوگ تھے کدھر نکل گئے۔ "وہ اسی طرح بڑبڑاتا ہوا اس بھیڑ سے بھی نکلتا چلا گیا

[illegible] جتنی بے کسی کی طرح پھیر اور اب ایک سنسان سڑک سامنے تھی جس پر کم از [illegible] میل کی مسافت طے کرنے کے بعد وہ اپنی جائے قیام تک پہنچ سکتا

تن بہ تقدیر چل پڑا... دل میں دعا مانگتا جا رہا تھا کہ کوئی بھولی بھٹکی گاڑی ہی آ نکلے اور وہ [illegible] سے شہر تک کی لفٹ لے لے استدعا کرے۔

چلتا رہا لیکن دعا قبول نہ ہوئی۔ ذہن الجھا ہوا تھا ایک بعد دوسری گرہ سامنے آتی [illegible] آخر وہ اس طرح کس کا معلوم تک کیوں لے جایا گیا تھا؟ کیا وہ سی بی ٹی کا تھی؟ وہ آیب وان تھا جس نے کانسٹیبلوں کو اس کے خلاف اکسایا تھا؟ اور ان کا مقصد کیا تھا؟

آج وہ شخص اسے اس کے انجام میں دھکیلنا چاہتا تھا کہ اصل معاملات کی طرف سے [illegible] ذہن ہٹ جائے وہ سوچتا رہا لیکن کسی خاص نتیجے پر نہ پہنچ سکا؟

تھوڑی دیر بعد سڑک پر ہلکی سی روشنی دکھائی دی۔ عقب سے آتی ہوئی کسی گاڑی کے ہیڈ لیمپ کی روشنی تھی۔ عمران رک کر مڑا۔ گاڑی ابھی دور تھی۔ وہ پیچھے ہٹ کر اس کا انتظار کرنے لگا جیسے ہی وہ قریب آئی اس نے ہاتھ اٹھا کر رکنے کا اشارہ کیا۔

گاڑی رک گئی اور کسی نے کھڑکی سے سر نکال کر پوچھا ”کیا ہے؟“

”شہر تک لفٹ چاہئے“ عمران بولا۔

”آؤ“ اگلی سیٹ سے آواز آئی۔ اور اگلی ہی سیٹ کا دروازہ بھی کھلا۔ عمران شکر ادا کر کے بیٹھتا ہوا بولا۔ ”سردی بڑھ گئی ہے۔“

جواب میں کسی نے کچھ نہیں کہا۔ پچھلی سیٹ پر دو افراد کی موجودگی کا احساس اسے پہلے ہی ہو گیا تھا۔

کار چل پڑی۔ عمران خاموش بیٹھا رہا۔ پھر پچھلی نشست سے سرگوشیوں کی آواز آئی۔ کوئی جواب۔ آواز نسوانی تھی۔ پھر بیک وقت دو قہقہے سنائی دیئے۔ دونوں ہی عورتیں تھیں۔

کار تیزی سے راستہ طے کرتی رہی۔ دفعتاً عمران نے محسوس کیا کہ وہ شہر کی طرف نہیں جا رہے۔ ”ہم کہاں جا رہے ہیں۔“ عمران نے پوچھا

”وہیں جہاں چاند ستارے رقص کرتے ہیں۔“ پچھلی نشست سے ایک سریلی سی آواز ابھری۔

”واقعی“ عمران بچوں کے سے انداز میں خوش ہو کر اچھلا

لیکن اس ”واقعی“ کا کوئی جواب نہ ملا اور وہ سوچنے لگا کیا یہ لوگ کسی بڑے چکر میں پھنس رہے ہے۔ اب کار کچے راستے پر چل رہی تھی

”میں سمجھا تھا شاید آپ لوگ شہر جا رہے ہیں۔“ عمران نے کہا

”راستہ اپنا اپنا“ ڈرائیو کرنے والے نے جواب دیا ”آپ اپنے طور پر جو چاہیں سمجھنے کے لئے آزاد ہیں۔“

”مگر مجھے تو شہر جانا تھا“

”یقیناً ایسا ہی رہا ہوگا“

”پھر میں اب کیسے جاؤں گا“ عمران نے بچوں کے سے انداز میں کہا

”یہ تم خود سوچو۔ ہم کیا بتائیں۔“

”تم کہاں جا رہے ہو“

”ہم کہاں جا رہے ہیں۔“ اس نے پھر بلند آواز میں دہرایا۔

”جہاں چاندی کی جھیل میں سونے کے کنول تیرتے ہیں۔“ پچھلی نشست سے سوالی آواز آئی۔

”سونے کے نہیں پلاٹینم کے“ عمران نے خوش ہو کر تصحیح کی۔

اب ایسے راستے پر چل رہی تھی جس کے دونوں جانب گھنی جھاڑیوں کے سلسلے تھے۔

عمران نے ٹھنڈی سانس لی اور آہستہ آہستہ جھومنے لگا۔

”تو پھر بولو تمہیں کہاں اتاریں۔“ کچھ دیر بعد اس سے پوچھا گیا۔

”اب میں بے خیال ہو رہا ہوں۔“ عمران نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا

”کیا مطلب“

”یہیں کہیں نوکری دلوا دو۔“

پچھلی نشست سے ایک قہقہہ بلند ہوا۔ مگر یہ ایک عورت کی آواز تھی۔ دوسری نے شاید کچھ نہیں سمجھا تھا“

دفعتاً ایک جگہ کار رک گئی اور ساتھ ہی عمران نے کسی چیز کی چبھن اپنی گدی پر محسوس کی۔

”یہی ٹھور ہے۔“ پچھلی نشست سے سوالی آواز آئی۔ ”چپ چاپ نیچے اتر جاؤ۔“

پھر پچھلی نشست سے کسی نے اتر کر اگلی سیٹ کا دروازہ کھولا اور عمران چپ چاپ نیچے اتر آیا۔

کار فراٹے بھرتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔ تیزی سے دھول اڑ کر عمران کے منہ پر آئی اور وہ کھانسنے لگا۔ شاید کچھ کہنے کیلئے منہ کھولا تھا کہ گرد و غبار کی یلغار حلق میں اترتی چلی گئی۔

اب کیا کرے۔ وہ بے بسی سے چاروں طرف آنکھیں پھاڑنے لگا۔ حد نظر تک جنگل تھا۔ اندازہ نہ کر سکا کہ وہ کہاں اتر آیا ہے۔

[illegible] کی مشق کر رہا تھا۔ سردی بلا کی ہی شدید تھی۔

پھر یک بیک قریب ہی سے کسی نے انگریزی میں کہا ”تم یہاں تنہا تو نہیں ہو۔“

عمران اچھل پڑا۔ آواز سے کان آشنا محسوس ہوئے۔ نسوانی آواز تھی۔

”مجھے یقین ہے کہ میں تنہا ہی نہیں نکلا۔“ عمران نے لاپرواہی سے کہا۔ وہ اس لڑکی کے علاوہ کوئی نہیں ہو سکتی تھی جس کے ساتھ وہ رات کے ابتدائی حصے میں کھانا کھا چکا تھا۔ پھر وہ اس کے قریب آ کر طنزیہ انداز میں بولی۔ ”کیا تم مجھ سے خفا ہو۔“

”قیامت آئی ہے جو کسی عورت سے خفا ہونے کا خیال بھی دل میں لاؤں گا۔“

”نہیں تم یقیناً خفا ہو گئے ہو گے۔ کیونکہ حالات ہی ایسے ہیں۔“

”میں نے ابھی تک حالات کے متعلق غور کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔“

"چلو... لیڈر... ادھر دیکھو میری طرف۔" وہ اس کا بازو پکڑ کر بولی۔

"تمہاری ہی طرف تو دیکھ رہا ہوں۔" عمران نے بے بسی سے کہا۔ "اندھیرا ہے نا۔"

"میں... دراصل ایڈونچر کی شائق ہوں... ہر لحظہ زندگی میں نئے پن کی متلاشی رہتی ہو[ں]... تمہیں ہال میں غائب... اور وہ دور ہو گئی تھی۔ میں دیکھنا چاہتی تھی کہ تم ہوش میں آ رہے ہو یا...

وہ کمبخت وہ کالی بلی نہ جانے کہاں ہے؟ پچھلے... خیر اب تو ہم یہاں ہیں۔"

پھر یک بیک وہ چونک پڑی۔ دور کسی گاڑی کے ہیڈ لیمپ چمک رہے تھے۔

"اوہ!" وہ اس کا بازو پکڑ کر کھینچتی ہوئی بولی۔ "چلو... شاید یہ آ رہے ہیں۔"

اور پھر وہ اسے جھاڑیوں میں کھینچتی چلی گئی۔

◆

عمران اس وقت سچ مچ خود کو پہلے درجے کا احمق محسوس کر رہا تھا۔ الٹا تھا جیسے شطر
سے کہ وہ اس منتی کا کے قابل ہو سکے گا لیکن اب خود اس کی ایسی حالت ہو رہی تھی جیسے ضدی بچے کو بہلاتا پھر رہا ہو۔ وہ لڑکی کے ساتھ گھسٹتا ہوا ایک جگہ رکا۔

"آؤ... آؤ..." لڑکی ہانپتی ہوئی بولی۔

"چھپنے کے لئے بس اتنی ہی کافی ہے... میں آگے نہیں جاؤں گا۔"

"اچھا۔" لڑکی نے کہا اور قریب ہی کھڑی ہو... بیٹھ گئی۔

"فرض کرو۔" عمران آہستہ سے بولا۔ "اگر وہ پہلے سے یہیں کہیں ہوں یہاں، پھر بھی تو ہمار[ے] پکڑ لیں گے۔"

"بہت خاص ورڈز ہیں۔"

"ٹھیک سمت... بالکل ٹھیک۔"

"کیا مطلب؟"

"بھلا تو ریچھ تمہیں قصہ یاد کریں گے۔"

"میں اب بھی نہیں سمجھی۔"

"میں سمجھتا... اندھیرے میں نہیں سمجھ سکو گی۔"

"آہستہ بولو۔"

"میری بات جاری ہو... ادھر دیکھو... گاڑی ان کے قریب ہی سے گزر رہی ہے۔"

"کیا یہ ضروری ہے کہ اس میں تمہارے پیارے ہی ہوں۔"

"تم نہیں شبہ ہو گیا تھا۔ ہو سکتا ہے انہوں نے میرا تعاقب کیا ہو۔"

"تم آخر مجھ سے کیا چاہتی ہو... پہلے یہ بتاؤ۔"

"میں تمہیں پسند کرتی ہوں۔" لڑکی بھرائی ہوئی آواز میں بولی "اور جو کچھ پسند کرتی ہوں ہر حال میں حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہوں۔"

"ہوں۔" عمران نے ٹھنڈی سانس لے کر پوچھا۔ "مجھے حاصل کر چکیں یا ابھی اور... کر(و) گی۔"

لڑکی منہ دبا کر ہنسنے لگی۔ عمران خاموش کھڑا رہا۔

تھوڑی دیر بعد لڑکی نے کہا۔ "اب نکلو یہاں سے۔"

"چلو..." عمران کچے راستے کی طرف بڑھتا ہوا بولا۔

جنگل سائیں سائیں کر رہا تھا۔ عمران نے ریڈیم ڈائل والی گھڑی کی طرف دیکھا۔ چار بج چکے تھے۔ خنکی پہلے سے بھی زیادہ بڑھ گئی تھی۔ کچے راستے پر پہنچ کر وہ پھر رک گیا۔

"میں کیا کروں۔" وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"کیا بات ہے۔" لڑکی نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا۔

"صبح کی چائے کے متعلق سوچ رہا ہوں۔"

"اوہو... چائے کے علاوہ کچھ اور بھی یاد رہتا ہے تمہیں۔"

"مجھے، چائے ہی سے عشق ہے۔"

"بکواس مت کرو۔"

"سچ کہتا ہوں... جب کھانے کی میز پر قورمے یا کباب کا ڈش رکھا ہوا دیکھتا ہوں، روح تک خوش ہو جاتی... ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے خوشبوؤں کے جزیرے کی کسی جھیل کے کنارے کھڑا ہوں۔"

"عجیب ہے، چپ ہی رہو۔"

"اچھی بات ہے۔" عمران نے ٹھنڈی سانس لی پھر آسمان کی طرف سر اٹھا کر بولا۔ "دیکھو یہ ستارے کیسے لگ رہے ہیں۔"

"کیسے لگ رہے ہیں۔" لڑکی نے بڑے اشتیاق سے پوچھا۔

"بہت لگ رہے ہیں... چائے کو جی چاہے گا۔"

"ارے بس، خاموش بھی رہو۔"

عمران ہنستے ہوئے اپنا سر سہلا رہا تھا۔

"تمہارے ملک میں... یہ دلچسپ ہے۔" لڑکی نے تھوڑی دیر بعد کہا۔

"کیا یہی بتانے کے لئے یہاں لائی تھیں؟"

"تم آخر سنجیدہ کیوں ہو رہے ہو۔ کون سی آفت آ گئی ہے اگر تفریح کیلئے ادھر آ نکلے۔"

"تفریح کے لئے!" عمران نے مردہ سی آواز میں دہرایا۔

"پھر کیا تمہیں یہاں قتل کرنے لائی ہوں۔"

"نہیں۔ تم تو مجھے!"

یک بیک دور... گولی... قریب ہی سے فائر کی آواز آئی تھی۔ لڑکی اچھل پڑی۔

"غضب ہو گیا" وہ گھبرائے ہوئے لہجے میں بولی۔ "شائد پیا نے اندھیرے میں فائرنگ شروع کر دی۔"

"تب تو بہت اچھا ہے" عمران نے خوش ہو کر کہا۔ "شاید ادھر بھی کوئی گولی گھوم جائے۔"

"کیا بک رہے ہو... چلو یہاں سے" وہ پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر ایک جانب کھینچنے لگی۔

"میں بہت تھک گیا ہوں۔" عمران کراہا۔

"چلو چلو... ورنہ سچ مچ گولی لگ جائے گی۔" لڑکی نے کہا کیونکہ ابھی دوسرے فائر کی آواز بھی سنائی دی تھی۔

"اس طرح پیدل چلنے سے تو یہی بہتر ہے کہ آدمی مر ہی جائے۔"

لڑکی اسے گھسیٹتی رہی اور عمران بالکل اسی طرح گھسٹتا رہا جیسے کسی بچے کو کسی بات پر مجبور کیا جا رہا ہو۔

چلتے چلتے یک بیک اس نے کہا "میں تمہارا نام بھول گیا۔"

"ریتا۔" لڑکی ہانپتی ہوئی بولی۔ "تم سنجیدگی کی کوئی بات کیوں نہیں سوچتے۔"

"سچ کر کیا کروں گا۔ موت کی خواہش ہی مجھے زندہ رہنے پر مجبور کرتی ہے۔ ورنہ زندگی میں کیا رکھا ہے۔"

"ارے تمہیں فلسفہ سوجھ رہا ہے اس وقت۔"

ٹھیک اسی وقت پھر فائر کی آواز آئی اور وہ اچھل پڑے۔ اب تو ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے [illegible] دونادن شروع کر دے گی۔

"لیکن میں تو اب نکل نہیں سکتا۔" دفعتاً عمران آنکھیں جھپکاتا ہوا بولا۔

"ہٹو بھی... مرو گے" وہ اسے کھینچنے لگی۔

"ناممکن۔" عمران گردن جھٹک کر بولا۔ "میں بھی دیکھنا چاہتا ہوں کہ تمہارے پیا کیسے ہیں۔"

"میرے خدا میں کیا کروں۔" وہ اس کا ہاتھ چھوڑ کر بے بسی سے بولی۔

"ایڈونچر" عمران گنگنایا۔

"لعنت ہے ایڈونچر پر... اگر کوئی گولی لگ گئی تو۔"

"ہاتھ پیر ٹوٹے بغیر ایڈونچر کا مزہ نہیں آتا۔ میں تو کبھی آنکھیں بند کر کے گولیوں میں کود جاتا ہوں ایڈونچر کے لئے۔"

"اچھا بس خاموش رہو۔" وہ جھنجھلا کر بولی۔

"دور... بیا" عمران کراہا "تب پھر بھوک لگ آئی ہے۔"

دفعتاً قریب سے درختوں پر روشنی نظر آئی۔ عمران نے حرکت کی ساتھ ہی ریتا اچھل کر ہٹتی ہوئی بولی۔ "جلدی سے بھاگو... وہ پھر آ رہے ہیں۔"

عمران نے بھی اس کا ساتھ دیا۔ اب وہ پھر جھاڑیوں میں گھس رہے تھے لیکن عمران نے آگے جانے سے انکار کر دیا۔ وہ اس جگہ سڑک سے قریب ہی رہنا چاہتا تھا۔

وہ کار قریب آ رہی تھی۔ رفتار تیز نہیں تھی۔

"چلو..." وہ اسے گھسیٹتی ہوئی بولی۔

"ہرگز نہیں۔" عمران اسی جگہ جما ہوا بولا۔ "میں دیکھوں گا تمہارے پیا کا خاندان کیسا ہے۔"

"کیا تم مرنا ہی چاہتے ہو۔" ریتا نے ہانپتے ہوئے کہا۔

"کیسے بیجان آئے... مرے بغیر!"

کار ان کے قریب سے گزرنے لگی عمران حلق پھاڑ کر چیخا "ہالٹ ہو کمس ہے۔"

ایک دم بریک چرچرائے اور کار رک گئی تھی۔ ساتھ ہی ایک کپکپاتی ہوئی سی آواز بھی آئی تھی۔

"... ریڈر!"

"ارے یہ کیا کر رہے۔" لڑکی نے غم ناک انداز میں سسکاری لی۔

"کوئی ہے اس کا" عمران آواز بدل کر غرایا... "دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے نیچے اترو۔"

دروازہ کھلا اور کوئی ہاتھ اٹھائے ہوئے گاڑی سے اتر آیا۔

عمران نے جلد ہی اندازہ لگا لیا کہ گاڑی میں اس ایک آدمی کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔

"اسی طرح ہاتھ اٹھائے ہوئے سیدھے چلے آؤ۔ جھاڑیوں کے اندر۔" عمران نے [illegible] تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"آپ یہ کیا کر رہے ہو" [illegible] نے خفیف انداز میں سرگوشی کی۔

عمران نے کوئی جواب نہ دیا۔ ڈرائیور دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے ہوئے جھاڑیوں کی طرف بڑھ [illegible] رہا تھا۔ پھر جیسے ہی وہ جھاڑیوں میں داخل ہوا۔ عمران کسی چیتے کی سی پھرتی سے باہر نکل گیا۔ گاڑی کا انجن بند نہیں کیا گیا تھا۔ دروازہ بھی کھلا ہوا تھا۔

ایک ہی جست میں اسے اگلی سیٹ پر [illegible] تھی۔ پیر ایکسیلیٹر پر پڑا۔ اور گاڑی فراٹے بھرتی [illegible] ہوئی آگے نکل گئی۔ انجن کے شور کے باوجود بھی اس نے ریتا کی چیخیں سنی تھیں۔

بیچارہ شیطان کی امت ثابت ہوا۔ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتا تھا۔

عمران سوچ رہا تھا کہیں کسی معقول جگہ پہنچنے سے قبل ہی پٹرول ختم نہ ہو جائے۔

الو کا پٹھوں نے آوازیں لگانی شروع کر دی تھیں اور افق کی دھندلاہٹوں میں [illegible] روشنیاں نظر آنے لگی تھیں۔ اور انہیں جھلکیوں کے پس منظر میں سے کسی مسجد کے مینار [illegible] بھی دکھائی دیے۔

کار کی رفتار تیز ہوتی رہی اور بالآخر کچے راستے کا اختتام ایک بستی پر ہوا۔ کچے مکانات پر مشتمل یہ بستی گھپ اندھیرے میں ڈوبی ہوئی سی محسوس ہو رہی تھی۔ سناٹے میں [illegible] کا شور گونج رہا تھا۔

مسجد سے کچھ نمازی [illegible] رہے تھے۔ [illegible] اور عمران نے گاڑی روک دی۔

وہ بھی لپکتے ہوئے گاڑی کے قریب آ گئے۔

"یہ کون سا گاؤں ہے۔" عمران نے پوچھا۔

"[illegible] آباد" کسی نے کہا "آپ کون ہیں"

"راستہ بھول گیا ہوں۔" عمران نے ٹھنڈی سانس لی۔

"کہاں جانا تھا"

"شادآب نگر [illegible]"

"غلط آ گئے [illegible]"

[illegible] کے لئے جگہ مل جائے گی"

"ضرور [illegible] ضرور" کسی نے کہا اور پھر کوئی قریب آ کر کھڑکی پر ہاتھ ٹیک کر [illegible] چہرے کو بہت قریب سے گھورتا رہا۔

[illegible] عمران نے اسے ایک ہلکے جھٹکے سے پیچھے ہٹ کر کہتے سنا "ارے۔۔۔ ارے۔۔۔ چودھری [illegible]۔۔۔ یا اللہ تیرا شکر ہے۔۔۔ واپس آ گیا۔۔۔ یا اللہ"

* * *

[illegible] میں آ گیا۔ اسے وہم بھی نہیں تھا کہ زندگی کے کسی مرحلے پر اسے "تاج" [illegible] کیسا ہو؟ کس کا ہو؟

[illegible] کا شور بڑھتا ہی جا رہا تھا۔ وہ ایک ایک کر کے لڑکی کے قریب آئے [illegible] کو یہی معلوم ہوتا ہے [illegible] پیچھے ہٹ جاتے۔

"جی۔۔۔ آپ" عمران اس آدمی کی طرف دیکھ کر ہکلایا جو قریب ہی کھڑا [illegible] رہا تھا جیسے مسکرانے کی کوشش کر رہا ہو۔

"میرے لال۔۔۔ مجھے پہچان۔۔۔ میں تیرا باپ [illegible] ہوں۔۔۔ آج [illegible] تیری راہ تکی تھیں"

[illegible] پیار سے [illegible] ہاتھ جسم سے لگا۔ دوسرے چودھریوں کا شور بدستور تھا۔

[illegible] کر کے [illegible] لایا ہے [illegible]"

"اب آ [illegible] بھی بیٹا۔۔۔ تیری ماں روتے روتے اندھی ہو گئی۔" چودھری [illegible] نے [illegible] ہاتھ [illegible] کہا۔

"[illegible] آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔" عمران نے ہکلاتے ہوئے لہجے میں کہا "[illegible] صاحب کوئی اور ہوں گے۔"

"[illegible] مولوی صاحب!" چودھری [illegible] نے ہانک لگائی۔ "اب ہم اپنے بیٹے کے [illegible] کو دکھائیں گے۔"

[illegible] قریب آ گئے اور چودھری [illegible] نے ان سے شکوہ شروع کیا "یہ دیکھو مولوی [illegible] کھائی۔ [illegible] کہتا ہے میں تمہارا بیٹا نہیں ہوں۔"

بات بڑھ گئی اور بزرگ قسم کے چودھری نے عمران کا ہاتھ پکڑ کر پیچھے کھینچ لیا

"ہم... میں کہتا ہوں..." عمران بے بسی سے بولا۔

"تم کچھ نہیں کہتے... کہو بھی تو ہم نہیں سنتے... چلئے..." [illegible] بوڑھا چودھری غرایا۔

"ہوں..." عمران کراہا۔ پیٹ بھوک کے مارے دم نکل رہا تھا اور رات بھر کی تھکن

شب بیداری نے ذہن کو اس طرح کچل کر رکھ دیا کہ وہ ممتک کی کوئی بات سوچ ہی نہیں سکتا

اس نے سوچا چلو اسی طرح کچھ دیر آرام نصیب ہو جائے گا۔

وہ پھر اُسے کشاں کشاں ایک جانب لے چلا جانے لگا۔ کئی چودھری اسے تحت ہو

کر رہے تھے۔ کچھ دور چلنے کے بعد وہ ایک نیم پختہ مکان کے سامنے رکے... قریب ہی جانور

کے باڑے سے کوئی بھینس ڈکرائی۔

چودھری مدار بخش نے دروازے ہی پر چیخنا شروع کر دیا "ارے آ گیا... او مصیبن

ماں... اپنا لو آ گیا۔"

وہ اسے گھر کے اندر دھکیل لے گئے۔ اب خاصا اجالا پھیل گیا تھا۔ لیکن مکان کی

میں اب بھی ایک ننھی منی سی لالٹین روشن تھی۔

گوبر کی بدبو اور کسی قسم کی بساندھ فضا میں رچی بسی ہوئی تھی۔

"کون ہے... کیا ہے..." اندر سے کسی عورت کی بھاری بھرکم آواز آئی۔

اور پھر عمران کو ایک ایسی بوڑھی عورت سے دوچار ہونا پڑا جو [illegible] کر رہی تھی

اسے گالیاں بھی دیے رہی تھی۔

"اب چوبیس برس بعد تو نے صورت دکھائی... تیرا ناس جائے..."

"جی ہاں... جی ہاں... بجا ارشاد فرمایا" عمران گڑگڑایا

"ارے ایک تو کیوں آپ جناب کر رہا ہے... اب جس بھی کر تر ہو..." چودھری

حد خوش ہو کر غرایا۔

ادھر ایک گوشے میں غالباً [illegible] مصیبن اٹھری پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھیں۔

"تو... مردار..." چودھری مدار بخش نے گھونسہ دکھا کر کہا "تب بس

چوبیس برس دو چار روٹیاں ٹھونک لے... بھائی کے لئے... [illegible] ہوگا"

"بالکل... بالکل..." عمران سر ہلا کر بولا۔

پھر کسی نہ کسی طرح بھیڑ چھٹی... اور وہاں صرف چار افراد رہ گئے۔ مستر ولد

ل مسماۃ مصیبن اور مسٹر چودھری مدار بخش۔

مدار بخش عمران کو تحسین آمیز نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ دفعتاً انہوں نے اس کی

پیٹھ ٹھونکتے ہوئے کہا "تو تو اچھا جوان پڑا ہے بیٹے... تحصیلدار ہو گیا ہو... کیوں ہے نا؟"

...میں کیا عرض کروں" عمران نے خاکسارانہ انداز میں کہا "جو کچھ ہے... کچھ ٹھیک..."

مصیبن کی ماں..." چودھری صاحب نے قہقہہ لگایا "تم ابھی سے آ مل [illegible] لگ

ی ہوتی تو ٹھیک کر بیٹھا۔"

ں... قبلہ ہلا میں کس قابل ہوں..."

بالکل شریف آدمی ہو گیا ہے یہ... قبلہ... قبلہ... واہ"

ک گئی ہے جناب"

ں سے... ہو... مصیبن مر دور تو ابھی تک گئی نہیں جو بچے کے پاس..."

ی سر سر کرتی بھاگ پڑی اور عمران ٹھنڈی سانس لے کر ایک کھٹولے میں دھنس گیا۔

حیری سو...!" دفعتاً چودھری مدار بخش نے چونک کر کہا۔

...ہو تو وہیں کھڑی ہے"

کون چرا لے جائے گا..." چودھری نے آنکھیں نکالیں۔

یسے آتے ہیں..." عمران اکتا کر بولا

لوگ باہر آئے۔ عمران نے راستے میں اس سے پوچھا "آپ کو کیسے پتہ چلا تھا کہ میں

"

س بتا کیا بتاؤں... رات خواب دیکھا تیری ماں نے کچھ گوروں سے مجبور بھرے کڑی

کھل گئی۔ فجر کی اذان ہو رہی تھی۔ مسجد جانے کے لئے باہر نکلا ہی تھا کہ دلاور صاحب

ھر سے آ رہے تھے اپنی موٹر میں۔ مجھے روک کر بولے... چودھری تمہارا لڑکا آیا

اسی راستے سے آئے گا... نکل موٹر میں... وہ بہت دور ہیں کیا کہتے ہیں اسے... دیکھ

ک حال تا... ہے۔"

"راست"

"نہیں... ہے... وہ نجومی... نجومی..."

"کیوں قبلہ یہ ہنگ چیز ہے... اور یا مسری ہنگ ہے... عربی میں علم ہند کہتے ہیں"

"... [illegible] یا مسری [illegible] ہم تم سے [illegible] اب بحث... کی"

"بہت اچھا جناب!" عمران نے مردہ سی آواز میں کہا

اس کے بعد وہ خاموشی سے گاؤں تک آئے چودھری نے پھر بڑے پیار سے اس کی پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھا "پیٹ تیرا خالی ہے نا"

عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا

"اور تو تھکا ہوا بھی ہو گیا ہے"

عمران نے پھر خاموشی سے اثبات میں سر ہلا دیا

"تب تو... اب میں تجھے ذبو نہیں کہوں گا۔ اصلی والا نام ٹھیک رہے گا"

"جی بہت بہتر" عمران نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا "لیکن میں اپنا اصلی والا نام بھو گیا ہوں۔"

"کرے مجھے یاد نہیں مگر بتاتا ہے میرا نام پیر بخش رکھا تھا"

"پیر بخش!" عمران نے سینے پر ہاتھ رکھ کر اس طرح دہرایا جیسے کوئی چیز حلق میں اٹک گئی ہو

"ہو گیا نا!"

"جی، لیکن یہ پیر بخش... اس سے اچھا تو یہی ہے آپ مجھے ذبو ہی کہیں۔ میں اسپیلنگ میں ہیر پھیر کر کے اسے انگریزیا لوں گا"

"یہ کیا کہہ رہا ہے کیا بکتا چلا جا رہا ہے۔ میں کچھ نہیں سمجھا۔"

"ذبو کو ڈی باؤ کروں گا۔ ڈی یو بی او... ڈی باؤ۔ لیکن اس طرح تو میں کوئی فرانسیسی معلوم ہوں گا۔ خیر کوئی بات نہیں۔"

"اب سور کے بچے یہاں سے چل... بے غیرتوں کی سی باتیں کئے جا رہا ہے۔ مکھن سے جو کی چوڑی چوڑی روٹیاں اتاری ہوں گی اور تیری ماں نے گڑ کی میٹھی چوری کی ہو گی۔"

"تشریف لے چلئے" عمران نے پچھلی نشست کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

چودھری نے بیٹھتے وقت کھیسیں نکال دیں۔

سورج ابھر آیا تھا اور گاؤں کے بچے موٹر کے گرد اکٹھے ہونے لگے تھے۔ عمران نے اسٹیئرنگ سنبھالنے سے پہلے ہارن بجا کر انہیں ہٹانا چاہا اور بمشکل تمام کار آگے بڑھی اور وہ چودھری دین بخش کے مکان کے سامنے لایا۔ بچے تالیاں بجاتے اور شور مچاتے ان کے پیچھے ہی پیچھے آئے تھے چودھری نے نیچے اتر کر انہیں دھمکانا شروع کیا۔ دو ایک کو زبان سے دو چار گالیاں بھی دیں۔ لیکن بچوں کی بھیڑ وہاں سے نہ ہٹی۔

اور آئے۔ بوڑھی عورت اب بھی رو رہی تھی۔ لیکن بے آواز۔ کبھی کبھی کرتی ہچکی اٹھتی تھی۔

تو مرے جا رہی گی حرام خور میں کہتا ہوں اب بس کر ابو مردار تو مرے۔ [illegible]

دھری باورچی خانے کی طرف لپکا

عورت پھر عمران کے پاس کھڑی ہو کر روتی رہی پھر بیٹھ کر شاید آنسو بہنے کی سی پھر کچھ کہے بغیر عمران کے شانوں اور بازوؤں پر ہاتھ پھیرنے لگی۔

پریشان کر رہی ہے" چودھری نے ڈانٹا اور پھر عمران کو مخاطب کر کے ان عورتوں کو رونے کے علاوہ اور کیا آتا ہے۔ خوشی کا موقع ہے تو رو رہی ہیں۔ ے سے ہے۔"

بہت اچھا جناب!" عمران نے پھنسی پھنسی آواز میں کہا اور جھٹکے میں غرق ہو گیا

پھر سسکتی ہوئی اس کے پاس سے ہٹ گئی

دھری پھر اس کے پاس آ بیٹھا اور عمران نے اس سے پوچھا "یہ داور صاحب کون ہیں۔"

ہاتھ ہیں وہ جو نواب صاحب کی کوٹھی تھی نا یہاں، سرکار سے جنگ کے ...ے میں صاحب سے خرید لی تھی۔ اب داور صاحب نے اسے سرکار سے خرید لیا ہے۔ کبھی کبھو آتے ہیں اور کبھی جاتے ہیں۔"

انہوں نے جو تو آپ کو میرے بارے میں بتانا شروع کر دیا تھا"

بے، اس کی اکلوتا ہے میں نے خود نہیں بتایا تھا تیرے بارے میں کہ تو آٹھ عمر میں گھر سے بھاگ گیا تھا۔ چاروں طرف ہر طرف تجھے دیکھ رہا تھا کہ تو ایک دن واپس آ جائے گا"

مد میں واپس آ گیا" عمران نے ٹھنڈی سانس لے کر پوچھا

اور تو واپس آ گیا۔ دیکھ اب کے کبھی دور جا کر آوارہ گردی کرتا ہوا۔ ٹانگ ہی کی دھان خوب ہوا ہے۔ کھاریاں بھر رہا ہیں۔ سبتی کا ٹھیکہ ختم کر دوں گا۔"

"تم جو چاہے بعد میں مجھے بھی ذبح کر دینا لیکن پہلے مجھے داور صاحب کے متعلق بتاؤ۔"

"انہوں نے وہ کوٹھی کب خریدی تھی۔"

"کئی مہینے ہو گئے۔"

"اب... بھی یہیں موجود ہوں گے"

[illegible]

◆

[illegible]

[illegible]

[illegible]

✿

[illegible]

[illegible]

* * *

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عمران نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے ٹھنڈی سانس لی اور لڑکی سے مخاطب ہوا۔ [illegible]

"تم کون ہو؟" عمران نے پوچھا۔

[illegible]

"کیا تم پاگل ہو [illegible]"

[illegible]

[illegible] ان کے ساتھ چل آئی

[illegible]

[illegible] ٹھنڈی سانس لے کر بولی۔ "دل میں پیدا ہی ہوتی۔"

عمران نے مڑ کر اسے غور سے دیکھا [illegible] صحت مند لڑکی تھی۔ [illegible]

[illegible] عمران نے ٹھنڈی سانس لی اور لڑکی سے بولا۔ [illegible]

[illegible]

"میری کچھ بھی سمجھ میں نہیں آتا۔"

[illegible]

ایک شخص سے مجھے [illegible]

[illegible] خاندان [illegible]
مسلسل ہے، جس میں آج تک باہر کی مداخلت نہیں ہوئی۔"

[illegible]

[illegible]

[illegible] آدھا [illegible] کوئی [illegible]

[illegible]
آ جائے گی۔"

[illegible]
خاندانی اصولوں کو مدنظر رکھنا سب کے قابل نہیں ہوتی [illegible] کہاں جانا ہے۔"

[illegible]

[illegible] تم بھی [illegible]"
"نہیں میں بھی ساتھ چلوں گی۔"
[illegible]

"مجھے [illegible]"
"اگر میں ہی تمہیں چھوڑ کر جاؤں تو؟"
"میں بھی چلی جاؤں گی [illegible]"
[illegible]
[illegible] تھا [illegible]
[illegible]
[illegible]
"کہاں جاؤ گے۔"
"تم سے ملنے کیا جاؤں۔"
[illegible]

[illegible]

"میں یہاں جنگل میں کہاں جاؤں گی۔"
"یہ تمہاری اپنی مرضی پر منحصر ہے۔"
"میں بھی ساتھ جاؤں گی۔"
[illegible]
"آپ یہ کیسی کیسی باتیں کر رہے ہیں [illegible] آپ کو۔"
"پہلے اس آدمی کا پتا [illegible] جس سے تمہارا تعلق [illegible]"
"پھر پتا کر کے آپ کیا کریں گے۔"
[illegible]

[illegible]

[illegible]

◆

[illegible] سے ملاقات ہو گئی۔"

"[illegible] میری سمجھ میں کچھ بھی نہیں آتا۔" لڑکی بیزاری سے بولی۔

"تو تمہارا [illegible]"

"کیا ہوا؟"

"[illegible]"

"آپ کا نام [illegible] کے ساتھ۔"

[illegible]

"سمجھ رہی [illegible] گے۔"

"میں نے پوچھا اب [illegible]" عمران نے [illegible] سے کہا

[illegible]

نہیں ہو سکا۔ [illegible]"

[illegible] آنکھیں بند کر لیں۔

[illegible]

[illegible] عمران نے [illegible]

[illegible]

[illegible] عمران نے آنکھیں کھولے بغیر [illegible]

"کیوں"

[illegible]

آنے کے بعد [illegible]۔"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"کہاں [illegible]" عمران اٹھ بیٹھا

"[illegible] تھیں۔"

"[illegible] تھی؟"

لڑکی نے اثبات میں سر ہلایا۔

"[illegible] عمران [illegible] سمجھا [illegible]"

"میں [illegible] سمجھتی ہوں۔" لڑکی [illegible] کر بولی۔

[illegible]

[illegible] لڑکی [illegible]

[illegible] عمران [illegible]

"میں سمجھتی ہوں [illegible]"

عمران [illegible]

"میں یہ سمجھتی ہوں کہ میں کیا کروں؟"

[illegible] حالات [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عمران [illegible]

[illegible] عمران [illegible]

[illegible]

[illegible] عمران [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عمران [illegible]

[illegible]

[illegible]

* * *

[illegible]

[illegible]

"اس تو یہ مجھے ہی بھولو، بہت پہلے سے [illegible] ہو گا۔"

[illegible] "نہیں ملے۔"

[illegible]

* * *

[illegible]

[illegible] اس سے [illegible] گیا [illegible] بھی [illegible] نہیں [illegible]

[illegible] تھوڑی [illegible] کے لئے [illegible]

[illegible]

کسی ہی میں کیمپ ہے۔

عمران نے سلسلہ منقطع کر کے ٹیلی فون سے نمبر ڈائل کئے

[illegible] سے بول [illegible]

[illegible]

"کہیں غائب ہو گئے تھے۔"

[illegible]

"میں تم سے ملنا چاہتا ہوں۔"

"کہیں [illegible] ہے؟"

[illegible]

"کیا اس بات کا تعلق [illegible] معاملے سے ہے۔" عمران نے پوچھا

"نہیں [illegible] دوسری طرف سے سلسلہ منقطع ہو گیا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] کے متعلق تفصیلی معلومات حاصل ہو سکیں گی۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"آپ کہاں [illegible] انسپکٹر [illegible] سے پوچھا

[illegible]

[illegible] آرہی ہو گی۔ میں نے پوچھا کہ ہمیں کہاں جانا ہے۔"

[illegible]

گیا۔ [illegible] انسپکٹر [illegible] کے لہجے میں حیرت تھی۔

"کیا کسی نے نہیں بتایا"

"نہیں۔ میں تو سمجھا تھا یہیں کہیں ہے۔"

[illegible]

کہ کسی نے پوچھا تھا کہ لڑکی کہاں ہے۔"

[illegible]

[illegible] کے بعد کبھی [illegible] ہے۔"

"آپ کا [illegible]"

"ہم کیا اب تو صورت [illegible] آجائے تو مجھے بہت خوشی ہوگی۔"

[illegible]

[illegible] گاڑی سے [illegible] "کیا ہوا ہے۔"

"ہم [illegible] انسپکٹر نے جواب دیا۔

[illegible]

"آپ فضول بحث [illegible]"

"پھر [illegible] کر کے [illegible] لوگوں نے"

[illegible]

"مجھے آپ کی [illegible] پر حیرت ہے۔" انسپکٹر نے حیرت سے کہا۔

"مجھے تو اب کسی بات پر حیرت نہیں ہوتی۔"

[illegible] کے دفتر کے سامنے [illegible] گاڑی سے [illegible]

[illegible] چلے

[illegible]

[illegible] آپ دونوں [illegible] ہے۔"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہے۔"

* * *

[illegible]

[illegible] تیسری گاڑی [illegible]

[illegible] آواز آئی [illegible]

[illegible] آواز [illegible]

[illegible]

"چلے تو"

[illegible]

"تمہاری پشت [illegible] ہوگئی ہے" [illegible]

[illegible]

[illegible]

عمران خاموش ہو گیا۔ دوسری طرف [illegible]

[illegible]

کے پیچھے کوئی دوسری گاڑی لگی ہے۔"

"کیا پشت پر بھی نظر رکھو۔" عمران نے کہا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] "میں اس گاڑی سے [illegible] کے [illegible]"

"[illegible]" عمران نے کہا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"یہ کیا ہے" [illegible] دوسری گاڑی [illegible]

[illegible]

[illegible] پیچھے [illegible]

گاڑی آگے [illegible] کیا ہے [illegible] کیا مطلب" جولیا بولی [illegible]

[illegible]

گاڑی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] "

"[illegible] تمہارے ساتھی کہاں گئے" عمران نے پوچھا

"پچھلی سیٹ پر [illegible]"

[illegible]

"[illegible] پولیس کے حوالے کر دیں۔"

"تم کہاں تھیں؟"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"[illegible] گر جاؤ گی۔" عمران نے آہستہ سے کہا

"[illegible] جاؤں گی۔"

[illegible]

پچھلی سیٹ پر [illegible]

[illegible]

"[illegible]" اس نے کہا

"[illegible]" دوسری نے کہا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"[illegible]" عمران نے اسے گاڑی کی طرف کھینچتے ہوئے کہا

"[illegible] کی طرف [illegible] میں اپنی گاڑی نکال لوں گی۔"

"[illegible]"

[illegible] "

[illegible]

[illegible] سے محبت کا مظاہرہ کیا۔

اسی وقت میں جوزف کمرے میں داخل ہوا [illegible] کے ہاتھوں [illegible]
[illegible] گول ٹوپی تھی۔

[illegible]

"یہ کون ہے؟" عمران نے [illegible] کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا۔

[illegible] جوزف [illegible] ہو گے"

[illegible]

"[illegible] کو میں کیا کروں [illegible]" جوزف نے [illegible] میں کہا۔

[illegible]

"[illegible] ہے۔"

[illegible]

[illegible] ہے۔"

◆

[illegible]

[illegible]

عمران نے اس کی طرف [illegible] سے کہا [illegible]
[illegible] آ جائے گا۔"

جوزف [illegible] وقت [illegible]
[illegible] مشغول [illegible]

[illegible] کہ تمہاری شکل [illegible] کی طرح ہے [illegible] ثابت ہو گی۔"

[illegible]

[illegible]

[illegible] پاگل [illegible]

"[illegible]" عمران [illegible] ثابت ہو گا۔"

[illegible] "میں [illegible]"

[illegible] کی طرف [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کہ میں تمہیں خاک میں ملا دوں گا۔"

[illegible]

[illegible]

[illegible] عمران [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہے۔"

[illegible]

[illegible]

[illegible] عمران [illegible]

[illegible]

[illegible] عمران [illegible]

[illegible]

"ہاں یہ اسی شخص کا حلیہ ہو سکتا ہے۔" ریتا نے کہا۔

[illegible]

"میں پیچھے کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکوں گی۔"

[illegible]

"کیوں کیا تمہیں کسی بھلائی کی امید تھی؟"

[illegible]

[illegible]

⁂

[illegible]

[illegible]

[illegible]

○

[illegible]

[illegible] میں کہیں [illegible] آدمی [illegible]"

[illegible]

[illegible]

[illegible] کے لئے [illegible] کر کے [illegible] کی طرف [illegible]

[illegible]

"[illegible] میں تحصیل علوم کے [illegible]"

[illegible]

[illegible]

"[illegible] کے لئے سب [illegible] کر [illegible]"

"[illegible] کے طور پر"

"[illegible] صاحب نے [illegible]"

"تم صرف میرے لئے [illegible] کے [illegible]"

"میں [illegible] کام کر رہا ہوں۔"

"[illegible]"

"[illegible] ہے"

"کس قسم کے لوگوں کی [illegible]"

[illegible]

[illegible] کر [illegible]"

[illegible]

"ایک [illegible] کا مالک ہوں۔"

"کیا [illegible]"

"[illegible]"

"ان لوگوں سے کیسے ملاقات ہوئی تھی۔"

"[illegible]"

[illegible]

[illegible] قائم ہو [illegible] جس سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہو سکتا ہے۔"

[illegible]

[illegible] سے [illegible] کیا۔

"[illegible] میرے لئے [illegible]"

"[illegible] سے [illegible] کی [illegible] ہے۔"

[illegible]

[illegible] نے ایک [illegible] میں [illegible] کہتا ہے کہ میں

[illegible] سے [illegible] میں ظاہر بھی [illegible] کر رہا ہوں۔"

[illegible]

[illegible] اس طرح معلوم کر سکوں کہ [illegible] کون [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] عمران نے پوچھا [illegible]

[illegible]

[illegible] عمران نے آنکھیں نکال کر پوچھا

"نہیں تو [illegible] کیوں؟"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] عمران نے پوچھا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] عمران [illegible]

[illegible]

دوسری طرف سے [illegible] عمران کے جواب پر [illegible]

[illegible]

[illegible] عمران سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] عمران آنکھیں نکال کر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"[illegible] کی طرف دیکھتی کیوں ہے"

[illegible]

[illegible]

بھی تم سے [illegible] واقف ہے

[illegible]

[illegible] کی طرف

کس طرح جانتے ہو

[illegible]

[illegible]

آہ میں کیا کر سکتا ہوں [illegible] نے جواب دیا

[illegible]

* * *

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] آپ کی [illegible]

[illegible] کی طرف [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"بیٹھ جاؤ" عمران [illegible] کی طرف [illegible] کہا۔

[illegible] عمران اس کی طرف [illegible]

[illegible]

"ہاں" عمران نے [illegible] کہا۔

[illegible]

[illegible] کے توسط سے یہاں آئے تھے۔"

[illegible]

"بہت پرانی"

[illegible] معلوم ہوں گے۔"

[illegible]

* * *

[illegible] نے جھک کر اس کا سر دیکھنے کی کوشش کی [illegible]

[illegible] کو یقین ہو گیا کہ [illegible] حرکت کی تھی اس نے [illegible]

[illegible] ہاتھوں سے سر تھامے فرش پر [illegible] بیٹھا تھا

[illegible] "عمران نے [illegible] سے کہا "آپ [illegible]

[illegible] بکری کی طرح گر کے [illegible] سے گیا اور [illegible]

[illegible] لڑکی نے جھک کے [illegible] شروع کر دیا [illegible]

[illegible]

"تم صرف [illegible] کے متعلق [illegible]" عمران نے کہا

[illegible]

"میرا خیال ہے کہ کچھ نامعلوم آدمی اس [illegible] کی نگرانی کر رہے ہیں"

"آس پاس [illegible] نظر آئے تھے لیکن یقین کے ساتھ نہیں کہا [illegible]

"[illegible] تصدیق کر سکتے ہو [illegible] اور مجھے اطلاع دو"

[illegible] نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"[illegible] تم [illegible]" عمران اسی کی طرف مڑا

"[illegible] نہیں ہو گی۔" وہ ہکلائی۔

[illegible]

"[illegible] لڑکی [illegible] آؤ میں [illegible] مجھ سے [illegible]

[illegible]

"مطلب"

"یقین کرو [illegible] مجھے مطلب نہیں معلوم [illegible] نہیں [illegible]"

"تمہارے [illegible] کون سے کام [illegible]"

"[illegible]"

[illegible]

"میں نے بھی [illegible] متعلق [illegible]"

"[illegible]"

[illegible]

[illegible]

"تمہیں [illegible] نہیں معلوم [illegible]"

"نہیں [illegible] یقین کرو [illegible] میں تمہیں کس طرح یقین دلاؤں"

"[illegible] لے [illegible]"

"کہیں مجھے چھوڑ [illegible] کے [illegible]"

"[illegible] نہیں [illegible]" عمران نے [illegible] کہا "[illegible]"

اس کے [illegible] عمران اپنی پیشانی [illegible]

[illegible] دوسری طرف [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] تمہیں بچانے کی کوشش کروں گا۔"

[illegible]

[illegible] تھی۔"

[illegible]

عمران نے طویل سانس لی۔

* * *

[illegible]

[illegible]

لوگ اس عمارت کو [illegible] بھی نہیں گیا۔

[illegible] نہیں بتا [illegible] کہ [illegible]

[illegible]

[illegible] کے متعلق مجھ سے [illegible] کیونکہ [illegible]

[illegible] کے تعلقات غیر معمولی ہیں [illegible]

"بے شک [illegible]" عمران سر ہلا کر [illegible] بولا۔

[illegible] فون ہو گیا [illegible]

[illegible]

"اچھا تو [illegible] راستے سے باہر جاؤں؟"

[illegible]

[illegible] فون کی گھنٹی [illegible] عمران [illegible]

[illegible]

[illegible] میں بہت پریشان ہوں عمران

[illegible] فون کروں گا۔"

دوسری طرف سے سلسلہ منقطع ہو جانے کے بعد عمران [illegible] سے بولا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

* * *

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

لیکن مجھے معلوم [illegible]

[illegible]

[illegible] کیا تو اب تم [illegible]

"میں صرف [illegible]"

[illegible]

[illegible]

[illegible] آسانی سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] عمران [illegible]

[illegible]

[illegible] عمران سے [illegible]

"میں [illegible]"

[illegible] عمران اس کی [illegible]

[illegible]

لیکن [illegible]

[illegible]

اس کے جانے کے بعد اس نے عمران سے کہا "بیٹھ جاؤ۔"

[illegible]

[illegible]

عمران [illegible] میں اس کی طرف دیکھ رہا تھا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

میں نہیں جانتا لیکن [illegible]

[illegible]

[illegible]

"میں [illegible]"

"نہیں، [illegible]"

[illegible]

[illegible]

"عمران میں بہت [illegible]"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] تمہیں سب کچھ [illegible]

[illegible] تمہیں [illegible] کے متعلق بھی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عمران اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا مسکرا رہا تھا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

* * *

[illegible]

[illegible]

"آؤٹ، اوور اینڈ آل...!"

تہ خانے میں دوسرے ملازمین بھی پکڑے گئے تھے۔ جنہیں ایک ایک کر کے چھوڑ دیا گیا۔ [illegible] ان کے بیانات کے مطابق وہ کسی بے خبری میں دھر لیے گئے تھے۔

عمران ابھی گتھیاں سلجھا رہا تھا۔ بار بار ایک ہی سوال ذہن میں ابھرتا۔ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ اب اسے کیا کرنا چاہئے۔ کرنل ڈوشر تک کس طرح پہنچے۔ جبکہ وہ کوئی ایسی بات جانتا تھا جو ٹپ ہو کے قتل پر [illegible] روشنی ڈال سکتی۔

اس نے فون پر داخلی حوالی کے نمبر ڈائل کیے۔ دوسری طرف سے ایک آواز آئی اور عمران نے ملائم لہجے میں کہا۔ "تم داخلی حوالی میں ضرور کھیل رہی ہو۔ میں [illegible] حوالی تک نہیں پہنچ سکتا کیا تم کرنل ڈوشر سے ٹپ ہو کے قتل کے متعلق کچھ نہیں معلوم کر سکو گی۔"

"[illegible] میں سلاخوں کے پیچھے کرنے میں کیا ہر گز نہیں جاؤں گی۔"

"مناسب یہی ہے کہ اب تم کسی شریف آدمی کا گھر بساؤ۔" عمران نے [illegible] لہجے میں کہا اور سلسلہ منقطع کر دیا۔

تھوڑی دیر بعد [illegible] میں [illegible]۔۔۔ وہ [illegible] نکل گیا۔۔۔ عمران [illegible] میں [illegible] رہا تھا۔

کچھ دیر بعد بلیک زیرو کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے اطلاع دی کہ سب [illegible] اپنے گھروں کو جا چکے ہیں۔

"ان کے سروں پر زخم ہیں۔" بلیک زیرو نے کہا۔ "یہ تاریکی میں حملہ کر کے بیہوش کیے گئے تھے۔ وہ مختلف جگہوں سے عمارت کی نگرانی کر رہے تھے اس لیے ایک دوسرے کے حشر سے واقف نہ ہو سکے۔"

"لیکن اب میں جو حشر کروں گا ان کا اس سے وہ قبل از وقت واقف ہو جائیں گے۔" عمران نے جھینپے لہجے میں کہا۔ بلیک زیرو کچھ نہ بولا۔

عمران تھوڑی دیر تک کچھ سوچتا رہا پھر بولا۔ "[illegible] وقت پر [illegible] میں روک کر یہاں واپس آؤ۔"

[illegible] کے بعد عمران نے جوزف کو بلا کر ایک [illegible] کو کہا وہ [illegible] کے سلسلے میں [illegible] قطعی طور پر [illegible] عمران اس سے کہہ [illegible] میں [illegible] کے بعد اس [illegible] کھول رہا۔

جشن منا رہے ہو۔۔۔ کیونکہ نشے میں نہیں تھا جبکہ یہ بات اس کی سمجھ میں نہیں آرہی تھی۔

وہیں کو [illegible] کر کے [illegible] اور اطلاعات میں داخل ہو گیا۔

عمران نے لیٹے ہی لیٹے بلیک زیرو سے کہا۔ "کسی طرف بھی نکل چلو۔۔۔ اور اس [illegible] کو [illegible] بھی کرو۔۔۔!"

بلیک زیرو نے اسٹارٹ کر دیا اور گاڑی طرارے بھرتی ہوئی کمپاؤنڈ سے باہر نکل گئی۔ عمران پچھلے [illegible] باہر [illegible] کے [illegible] سے [illegible] ٹریفک کی زیادتی بھی نہیں تھی۔

[illegible] مقصد سمجھ گیا تھا اس نے گاڑی زیادہ تر ایسی ہی سڑکوں پر ڈالی تھی جن پر ٹریفک کی زیادتی نہیں رہتی۔ کئی بار تو اس نے بالکل سنسان گلیوں میں گاڑی موڑی تھی۔ عمران کا اندازہ قطعی درست نکلا تھا۔ ایک موٹر سائیکل برابر ان کا تعاقب کرتی رہی تھی۔

عمران نے مڑ کر [illegible] کی سمت [illegible] اشارہ کیا اور بلیک زیرو سے کہا۔ "اب گاڑی ویرانے کی طرف نکال لے چلو۔۔۔!"

* * *

موٹر سائیکل برابر تعاقب کرتی رہی۔ عمران کو یقین ہو گیا تھا کہ اس موٹر سائیکل کے علاوہ کوئی دوسری گاڑی ان کا تعاقب نہیں کر رہی ہے۔ وہ لوگ شہری آبادی سے بہت دور نکل آئی تھی اور اب [illegible] بھی سنسان کی تھی۔ دفعتاً عمران نے مڑ کر بلیک زیرو سے کہا۔ "اب گاڑی روک کر [illegible] اور اس طرح [illegible] انتظار کرو جیسے انجن میں کوئی خرابی واقع ہو گئی ہو۔"

بلیک زیرو نے [illegible] تعمیل کی۔

دوسرے ہی لمحے میں موٹر سائیکل بھی ٹھیک اس کے پاس آکر رک گئی۔

"کیا میں کوئی مدد کر سکتا ہوں۔" موٹر سائیکل سوار نے بلیک زیرو سے کہا۔ یہ ایک [illegible] نوجوان تھا۔۔۔ صورت بھی تھی اور اس نے [illegible] کا سا لباس پہن رکھا تھا۔ کاندھے سے ایک وائرلیس سیٹ بھی لٹک رہی تھی۔

"آپ کیا کر سکیں گے۔۔۔؟" بلیک زیرو نے نہایت سادہ لہجے میں پوچھا۔

"شاید کچھ کر سکوں۔۔۔ میں مکینک ہوں۔"

نے وہاں سے [illegible] اپنی بیوی [illegible] کر رہا تھا۔ میں سمجھ گیا تھا کہ میرا بھی [illegible] ہوگا۔ شاید مجھے اس نے قتل نہیں کیا تھا کہ وہ لوگ جانتے تھے کہ میں اس وقت کہاں ہوں۔ [illegible] جانتا تھا [illegible] تھی۔ [illegible] اس نے بھی کسی [illegible] کے تہہ خانوں [illegible] میں [illegible] مجھے [illegible] قتل [illegible] گی کہ مجھے یہاں سے [illegible] تھی۔ میں ساری زندگی اس کے لئے [illegible] میری زندگی میں [illegible] تھی۔“

”تم [illegible] لوگوں کے نام بھی بتا سکو گے جو اس سے قریب تھے؟“ عمران بولا۔

”ہاں کچھ تو میں جانتا ہوں [illegible] میرا خیال ہے کہ ان میں سے ایک آدمی پولیس کی حراست میں بھی ہے۔ جس کی کار میں اس کی لاش پائی گئی تھی۔“

”[illegible]“ عمران نے پوچھا۔

”ہاں [illegible] نہیں کیا تھا [illegible] محسوس نہیں [illegible] کی [illegible] قتل کا الزام [illegible]“

عمران نے اس سے [illegible] کچھ نہیں پوچھا [illegible] کے سامنے [illegible]

کراٹی فوسٹر کو [illegible] میں [illegible] عمران [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ٹھیک ہے [illegible]

اگلے [illegible] میں عمران [illegible] سے پہلے [illegible] چکا تھا۔

پھر [illegible] سائیکل [illegible] کسی قسم کی [illegible]

[illegible] نیچے [illegible]

[illegible] بج چکا تھا۔

پھر [illegible] عمران نے [illegible] سائیکل [illegible] معلوم کر لینے کے بعد [illegible] کی طرف [illegible] کہ کسی [illegible] ہو جانے کے امکانات [illegible] تھا۔

[illegible] معلوم [illegible] کراٹی فوسٹر بھی [illegible] عمران [illegible] کی طرح [illegible] عمران نے [illegible] بیٹھ گئے۔

”[illegible] تم نے اب بھی [illegible] تو ہم تمہیں اس طرح [illegible] تمہیں [illegible] گے۔ تم سے چھڑانے کا بس یہی طریقہ ہے [illegible] ختم کر کے [illegible] کر دیں۔“

کراٹی فوسٹر خاموشی سے [illegible] اسے گھورتا رہا۔

”جلدی کرو [illegible] وقت کم ہے؟“

”تم کیا جاننا چاہتے ہو؟“

”یہی کہ تم [illegible] کے قتل کے بارے میں کیا جانتے ہو۔“

”تم کون ہو اور کیوں جاننا چاہتے ہو۔“

”[illegible] حکومت کی ایک [illegible] کے لئے کام کر رہا ہے۔“

”[illegible] کو تو اس کے شوہر [illegible] نے میری موجودگی میں قتل کیا تھا۔“

”تمہاری موجودگی میں۔“

”ہاں [illegible]“

[illegible]

[illegible]

سے ان لوگوں کے متعلق پوچھ گچھ قتل کے سلسلے میں کی گئی تھی [illegible] کے سامان [illegible] تھے اور اس [illegible] مل جانے [illegible] موجود تھا لیکن اس کے متعلق میں ایک بار بھی شک ہی [illegible] یہاں اس کی [illegible] کو علم [illegible] تک [illegible] کھا لیا تھا۔

غرض یہ کہ دو دن کے بعد [illegible] کو اپنے [illegible] کے ساتھ جانے کی اجازت دے دی گئی۔ اب عمران اور سر سلطان کمرے میں تنہا تھے۔

”تم نے بڑا کام کیا۔“ انہوں نے طویل سانس لے کر کہا۔ ”مگر [illegible] ہیں۔ یہ [illegible] عام پر نہیں لایا جا سکے گا۔“

”میں سمجھتا ہوں۔“ عمران سر ہلا کر بولا۔

”کہا اب سے بھول جاؤ۔“

”اس کی رپورٹ بھی [illegible] ہو جائے گی اور ہماری حکومت اصل قاتل کا پتہ لگانے میں ناکام ہو جائے گی۔“

ٹھیک اسی وقت فون کی گھنٹی بجی۔ سر سلطان نے ریسیور اٹھایا۔ [illegible] سے بھی کبھی ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ بھی کچھ کہنا چاہتے ہوں لیکن پھر جلدی سے سر ہلاتے ہوئے ”[illegible]“ کہہ کر ریسیور رکھ کر عمران کی طرف مڑے۔

”تم نے دیکھا۔ یہ [illegible] کا قاتل [illegible] اسے معلوم ہو چکا ہے کہ کیا خطرہ [illegible] تھا۔۔۔ وہ کہ رہا تھا کہ اس معاملے کی [illegible] دی جائے۔ بہت ہی [illegible] طور پر اس کی حکومت کو اطلاع دی جائے اور اگر اس کے ملک میں اصل قاتل کی [illegible] ہو گئی تو ہو سکتا ہے کہ حکومت ہی بدل جائے۔۔۔ کیا کہئے اس کی حکومت بھی اصل قاتل کا نام ظاہر نہ ہونے دے گی۔۔۔ [illegible] اپنے ملک میں بہت مشہور تھی۔ ہے نہ عجیب بات۔ تم اس کی [illegible] کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔“

”مجھے ضرورت بھی کیا ہے تصور کرنے کی۔“ عمران نے لاپرواہی سے شانوں کو جنبش دیتے ہوئے کہا۔ ”میں جانتا ہوں کہ [illegible] سے سرزد ہونے والے [illegible] جرائم نہیں حکمت عملی کہلاتے ہیں۔ جرم تو صرف وہ ہے جو فرد کی حیثیت سے کیا جائے۔“ پھر وہ اٹھ گیا۔

سر سلطان نے کہا۔ ”بیٹھو۔۔۔ بیٹھو۔“

”نہیں شکریہ۔ میرا [illegible] خراب ہو گیا ہے۔“

وہ چلا گیا۔۔۔ لیکن [illegible] کہ اب راتوں کی نیند حرام ہو جائے گی۔ یہ قصہ تو کسی نہ کسی طرح ختم ہو گیا لیکن [illegible]۔

اس سے زیادہ آسان کام نہ ہوگا۔۔۔ اور پھر اب یہ فرد کی حیثیت کا ہوگا۔ وہ اپنے [illegible] سے بھی [illegible] کا عادی تھا۔ اس نے لاپرواہی سے شانوں کو جنبش دی اور سوچنے لگا کہ سر سلطان کے دماغ میں آئے تو کیسی رہے۔

[illegible] یہاں بلیک زیرو [illegible] موٹر سائیکل [illegible] موجود تھا عمران نے موٹر سائیکل [illegible] کی اور اپنی مطلوبہ [illegible] کو [illegible] کر کے [illegible] ”[illegible]“ [illegible] پوسٹ [illegible] عمران [illegible] ایک [illegible] کی آواز آئی۔

دوسری طرف سے [illegible] کیا گیا۔۔۔ پھر کچھ دیر بعد فون کی گھنٹی بجی عمران نے ریسیور اٹھایا اور دوسری طرف سے [illegible] ”آپ بہت [illegible] ہو کر گھر سے [illegible] نکلا۔۔۔؟“

اس کی آواز [illegible] تھی۔ دوسری طرف سے سلسلہ منقطع ہو جانے کے بعد بھی عمران [illegible] اور [illegible] سامنے والی دیوار کو [illegible] کر [illegible]۔

[illegible]۔۔۔ [illegible] میں ایک [illegible] کو [illegible] کی گئی تھی۔ ملک کے [illegible] سرکاری [illegible] کی تلاش میں تھے۔ سرکاری طور پر [illegible] کی گئی تھی کہ [illegible] ہو چکے ہیں۔

عمران نے [illegible] کر [illegible] اٹھا کر اس پر [illegible] دی تھی۔

وہ پھر [illegible] سے پوچھ رہا تھا ”[illegible] کیوں نظر آ رہے ہو۔“

”[illegible]۔۔۔“ عمران ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔ ”[illegible] بہت ہی [illegible] آدمی سے [illegible]۔“

”[illegible] کیوں نہیں؟“

”[illegible]۔۔۔؟“

”کیا مطلب۔۔۔؟“

”[illegible] جانے والے [illegible] کرتے ہیں۔“ عمران بولا۔ ”[illegible] شہر کی سڑکوں پر [illegible] جب مجھے [illegible] کیا کیا [illegible]۔“

”کیا یہاں [illegible] کوئی [illegible] موجود ہے۔۔۔؟“

عمران نے کچھ سوچتے ہوئے سر کو [illegible] میں جنبش دی۔۔۔ [illegible] خاموشی [illegible]۔

"وہ مجھے بہت آسانی سے قتل کر سکتا تھا لیکن میرے احساس سے [illegible] محفوظ ہونے کے لئے ایسا نہیں کیا؟"

"اوہ.... پھر کیا ہوا" [illegible]

تو.... تم کتنی آسانی سے [illegible] شامل ہو گئے تھے"

"ہاں.... مگر کیا ہوا.... [illegible]"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"ہاں.... [illegible]"

"تم [illegible] کب سے جانتے ہو۔"

[illegible]

"پھر اب تم کیا کرو گے۔"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ختم شد

عمران سیریز

جلد نمبر 1
1۔ خوفناک عمارت
2۔ چٹانوں میں فائر
3۔ پراسرار چیخیں

جلد نمبر 2
4۔ بھیانک آدمی
5۔ جہنم کی رقاصہ
6۔ نیلے پرندے
7۔ سانپوں کے شکاری

جلد نمبر 3
8۔ رات کا شہزادہ
9۔ دھوئیں کی تحریر
10۔ لڑکیوں کا جزیرہ
11۔ پتھر کا خون

جلد نمبر 4
12۔ [illegible]
13۔ قبر اور خنجر
14۔ آہنی دروازہ

جلد نمبر 5
15۔ کالے چراغ
16۔ خون کے پیاسے
17۔ الفانسے
18۔ [illegible]

جلد نمبر 6
19۔ گمشدہ شہزادی
20۔ حماقت کا جال
21۔ شفق کے پجاری

جلد نمبر 7
22۔ قاصد کی تلاش
23۔ رائی کا پربت
24۔ پاگل کتے

جلد نمبر 8
25۔ پیاسا سمندر
26۔ کالی تصویر
27۔ سوالیہ نشان

جلد نمبر 9
28۔ [illegible]
29۔ [illegible]
30۔ چار لکیریں

جلد نمبر 10
31۔ [illegible]
32۔ آتشدان کا بت
33۔ [illegible]

جلد نمبر 11
34۔ عمران کا اغوا
35۔ [illegible]
36۔ [illegible]
37۔ [illegible]
38۔ [illegible]

جلد نمبر 12
39۔ ہیروں کا فریب
40۔ [illegible]
41۔ بے آواز سیارہ
42۔ ڈیڑھ متوالے

جلد نمبر 13
43۔ [illegible]
44۔ [illegible]
45۔ [illegible]
46۔ [illegible]

جلد نمبر 14
47۔ [illegible]
48۔ دوسری آنکھ
49۔ [illegible]

جلد نمبر 15
50۔ [illegible]
51۔ [illegible]
52۔ [illegible]

جلد نمبر 16
53۔ تصویر کی اڑان
54۔ [illegible]
55۔ [illegible]
56۔ [illegible]

جلد نمبر 17
57۔ [illegible]
58۔ [illegible]
59۔ [illegible]

جلد نمبر 18
60۔ [illegible]
61۔ [illegible]
62۔ [illegible]
63۔ [illegible]